احیائے اسلام اور امنِ عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جنوری 2020ء

قرآن مجید کی روشنی میں تصورِ ولایت و کرامت کی وضاحت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خصوصی خطاب

اسلام میں صلہ رحمی کی اہمیت

معاشرتی بگاڑ، متشدد رویے

تربیت کی ضرورت و اہمیت

خدمتِ خلق کا وسیع مفہوم

چیئرمین سپریم کونسل MQI

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورہ ہالینڈ اور فرانس

ایک نصاب.....ایک قوم.....ایک پاکستان

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیراہتمام قومی طلبہ کنونشن

منہاج یوتھ لیگ کے زیراہتمام

''ہے زندگی کتاب دوستی'' سیمینار کا انعقاد

منہاج یونیورسٹی کے زیراہتمام

انسدادِ منشیات کانفرنس کا انعقاد

منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں میلاد ڈنر

گورنر پنجاب چودھری محمد سرور، صوبائی وزراء، معروف سیاسی، سماجی، مذہبی، ادبی شخصیات کی شرکت

منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں میلاد ڈنر

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیر اہتمام قومی طلبہ کنونشن

منہاج یونیورسٹی کے زیر اہتمام انسدادِ منشیات کانفرنس کا انعقاد

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

زیر نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد: 34 شمارہ: 1 ۱۴۴۱ھ جمادی الاول / جنوری 2020ء

حسن ترتیب

اداریہ: معاشرتی بگاڑ، متشدد رویے اور تربیت کی ضرورت و اہمیت	چیف ایڈیٹر	3
القرآن: قرآن مجید کی روشنی میں تصورِ ولایت و کرامت کی وضاحت	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	5
دورۂ علوم الحدیث: مصطلحات الحدیث	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	13
الفقہ: اسلام میں صلہ رحمی کی اہمیت	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	19
خدمتِ خلق کا وسیع مفہوم	ڈاکٹر علی اکبر الازہری	23
منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں میلاد ڈنر کی تقریب	رپورٹ: عبدالحفیظ چودھری	28
منہاج یونیورسٹی میں انسدادِ منشیات کانفرنس کا انعقاد	رپورٹ: نوراللہ صدیقی	30
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورۂ ہالینڈ و فرانس	رپورٹ	32
یوتھ لیگ کے زیرِ اہتمام کتاب دوستی سیمینار کا انعقاد	رپورٹ: مظہر محمود علوی	35
MSM کے زیرِ اہتمام قومی طلبہ کنونشن	رپورٹ: احسان اللہ سنبل	37
MQI ڈنمارک: الشہادۃ الثانویہ کی تکمیل پر کانووکیشن	رپورٹ: سجادہ احمد ساہی	39

چیف ایڈیٹر نوراللہ صدیقی

ایڈیٹر محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد فاروق رانا، عین الحق بغدادی
محمد رفیق نجم

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم
جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان
منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، پروفیسر محمد نصراللہ معینی
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، علامہ شہزاد مجددی، محمد افضل قادری

کمپیوٹر آپریٹر محمد اشفاق انجم | گرافکس عبدالسلام
خطاطی محمد اکرم قادری | عکاسی قاضی محمود الاسلام

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

قیمت فی شمارہ: 35 روپے | سالانہ خریداری: 350 روپے

انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک فیصل ٹاؤن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext:128

www.Minhaj.info

حمد باری تعالیٰ

کس قدر پیارا ہے یا رب تیرا نام
ہے زباں پر ذکر تیرا صبح و شام

آفتاب و ماہ و انجم و کہکشاں
تیرے اک جلوے سے روشن ہیں تمام

کیسے تجھ کو میں سمجھ پاؤں کبھی
علم ناقص عقل بھی میری ہے خام

تو ہے رحمان و رحیم و مُستعان
استعارے ہیں سبھی کرم کے تیرے نام

کون ہے جس پر نہیں تیری عطا
تیرے در کا ہے گدا ہر خاص و عام

تیری حکمت اور رحمت کے طفیل
چل رہا ہے سارے عالم کا نظام

نیک ہوں یا بد ہوں چھوٹے یا بڑے
سب پہ ہے ہر لمحہ تیرا لطفِ عام

دو جہاں کے رنج و غم سے ہو نجات
عشق کا اپنے پلا دے ایسا جام

تیرے ہمدانی کی ہے یہ آرزو
مر کے تیرے نام پر پائے دوام

حمد ہو تیری خدایا ہر نفس
ہو ترے محبوب ﷺ پر ہر دم سلام

(انجینئر اشفاق حسین ہمدانی)

آمدِ مصطفیٰ ﷺ مرحبا مرحبا

گرتی ہوئی دیوارِ گلستاں پہ نظر ہو
سرکارؐ، مرے حالِ پریشاں پہ نظر ہو

ہر لحظہ ہدف بنتا ہے اعدا کے ستم کا
کشمیر و فلسطین کے مسلماں پہ نظر ہو

کشکولِ گدائی لیے در در پہ کھڑی ہے
بے مول بکی امتِ ارزاں پہ نظر ہو

آباء کے کفن لائے ہیں نیلام گھروں میں
اربابِ سیاست کے قلمداں پہ نظر ہو

کُل میرا اثاثہ ہے لٹا معبدِ زر میں
کمزور سے اک بے سر و ساماں پہ نظر ہو

دامن میں کوئی پھول بھی کھلتا نہیں، آقاؐ
جلتے ہوئے صدیوں سے، گریباں پہ نظر ہو

کس قعرِ مذلت میں بنائے گی نشیمن
سرکارؐ! شبِ گردشِ دوراں پہ نظر ہو

سمجھوتہ شبِ ظلم سے ممکن نہیں ہوتا
سرکارؐ کے گر عہدِ درخشاں پہ نظر ہو

تم روضۂ اطہر پہ ریاضؔ آپؐ سے کہنا
خیموں میں جلی شامِ غریباں پہ نظر ہو

(ریاض حسین چودھریؔ)

www.Minhaj.info

اداریہ

معاشرتی بگاڑ، متشدد رویے اور تربیت کی ضرورت و اہمیت

ہر شخص اپنی طبیعت اور تربیت کے مطابق غم، خوشی اور غصے کا اظہار کرتا ہے۔ ماحول اور تربیت کا ہر شخص مزاج، عادات و اطوار پر گہرا اثر ہوتا ہے، غصے اور حق تلفی میں ردعمل دینے کی کیفیت کا تعلق بھی انسان کی تعلیم و تربیت اور اخلاقی اقدار کے تابع ہوتا ہے۔ہم خلفائے راشدین کے ادوار سے لے کر قرون وسطیٰ کے ائمہ، محققین کے حالات زندگی اور سیاسی، سماجی مشکلات کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں بڑی بڑی علمی شخصیات پر آنے والی مشکلات اور ان کے ردعمل سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ کسی بھی ناپسندیدہ صورت حال یا غم وغصہ کی حالت میں ردعمل دیتے ہوئے حد سے تجاوز نہ کریں۔ اسلام دین محبت ہے اور اس کی تعلیمات عدم تشدد پر محیط ہیں، آج ہم اپنے روزمرہ کے امور و معاملات پر نگاہ ڈالیں تو اس پر سختی اور سنگینی کا رنگ غالب نظر آئے گا، ہم جس اللہ وحدہ لاشریک اور پیغمبر آخر الزماں ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں ان کی تعلیمات امن، محبت اور حسن اخلاق پر مشتمل ہیں، اللہ تعالیٰ کی صفات میں سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، امن دینے والا اور ہر خوف اور دہشت و وحشت سے حفاظت فرمانے والا سرفہرست ہیں، عفو ومحبت سنت الٰہیہ ہے، ایک روایت میں حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کریم ہے، وہ کرم اور اعلیٰ اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور برے اخلاق کو ناپسند فرماتا ہے، دین اسلام کی محبت بھری تعلیمات سے اللہ رب العزت ہمیں یہ تعلیم دینا چاہتا ہے کہ تمہاری زندگیوں میں یہ تصور راسخ ہو جائے کہ تم مرض سے نفرت کرو مگر مریض سے نہیں، اس لیے کہ اگر تم مریض سے ہی نفرت کرنے لگو گے تو اس کا ٹھکانہ کیا ہوگا، تم دکھوں سے ضرور پرہیز کرو مگر دکھیوں سے ہرگز نہیں کیونکہ اگر تم ہی ان سے دامن چھڑانے لگے تو ان شکستہ دلوں کا مداوا کون کرے گا، اسی طرح تم گناہ سے نفرت کرو مگر گنہگار سے نہیں کیونکہ اگر تم ہی گنہگاروں کو ٹھکرانے لگ گئے تو انہیں راہ راست پر لانے والا کون ہوگا۔

اسلام میں محبت اور عدم تشدد کا موضوع، انتہا پسندی، دہشتگردی اور عدم برداشت کے ماحول میں نہ صرف پاکستان بلکہ اقوام عالم کے لیے بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے، دین اسلام کی جملہ تعلیمات اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ میں ہمیں جا بجا انسانوں سے محبت اور عدم تشدد کے مظاہر نظر آتے ہیں، اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ کے بیان میں بھی محبت اور رحمت کو نمایاں طور پر بیان کیا ہے۔مشرکین اور کفار مکہ کی طرف سے آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے رہے، کسی کو کوڑے مارے جاتے، کسی کو آگ کے انگاروں پر لٹایا جاتا کبھی آپ کو پتھروں سے لہولہان کیا جاتا اور کبھی معاشرتی مقاطعہ کیا جاتا، ظلم وستم کی اس انتہا پر جب صحابہ کرام یہ عرض کرنے پر مجبور ہو جاتے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ظالموں اور مشرکوں کے لیے بدعا کیجئے تو آپ ﷺ اپنے اصحاب کے اس تقاضے پر جواباً ارشاد فرماتے مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا، مجھے تو صرف سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔اگر ہم قرآن و سنت کی مذکورہ تعلیمات کا صدق دل سے مطالعہ کریں تو ہمارے دلوں میں کبھی نفرت جگہ نہیں بنا پائے گی اور ہم انسانیت

www.Minhaj.info

سے نفرت کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ہمارے رویوں میں انتہا پسندی اور شدید ردعمل کی بڑی وجہ اسلامی تعلیم و تربیت کے ماحول سے دوری اور بیگانگی ہے۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں تعلیم تو ہے مگر تربیت کا فقدان ہے، اگر ہم صحیح معنوں میں ایک مہذب معاشرہ تشکیل دینا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنا احتساب کرنا ہوگا۔ ہم ایک دن میں اس نہج پر نہیں پہنچے بلکہ اس میں سالہا سال کی خرابیاں شامل ہیں، ہمارے ہاں سیاسی، مذہبی اور سماجی تقسیم پیدا ہوچکی ہے اور سب نے اسی پیغام کو فروغ دیا کہ ہم ٹھیک ہیں اور باقی سب غلط، اس سوچ سے معاشرہ بری طرح تقسیم ہو چکا ہے، اس کا ایک مظاہرہ ہم نے دسمبر کے مہینے میں دیکھا۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ اور باشعور دو طبقات وکلاء اور ڈاکٹرز کے درمیان تصادم کی وجہ سے سوسائٹی کے پڑھے لکھے افراد تکلیف اور تشویش میں مبتلا ہیں۔ یہ دونوں باعزت اور باوقار پروفیشن دکھی انسانیت کی خدمت سے متعلق ہیں، مظلوموں، مجبوروں کو انصاف دلوانے کے لیے وکلاء مرکزی کردار کے حامل ہوتے ہیں اور جاں بہ لب غریب مریضوں کے علاج معالجہ اور زندگی بچانے کے لیے ڈاکٹرز مسیحا کا کردار ادا کرتے ہیں، قطع نظر اس کے کہ زیادتی کس طرف سے تھی اور ردعمل دیتے ہوئے حدود و قیود سے تجاوز کس نے کیا؟ مجاز کمیشن اس بارے تادم اشاعت اپنی حتمی رپورٹ دے چکا ہوگا، تاہم یہ واقعہ گزشتہ سال کا انتہائی تکلیف دہ واقعہ ہے، جب سوسائٹی کے پڑھے لکھے طبقات قانون پر عملدرآمد کرنے کی بجائے قانون ہاتھ میں لینے لگیں گے تو سوسائٹی میں آئین، قانون اور انصاف کی حکمرانی کا نفاذ ناممکنات میں سے ہو جائیگا اور بطور قوم ہمارے لیے دنیا کے سامنے آنکھ اٹھا کر چلنا ناممکن ہو جائیگا، بطور قوم ہم پہلے ہی سیاسی، سماجی اور معاشی عوارض کی وجہ سے عالمی سطح پر بہت سارے سوالات کی زد پر ہیں۔ اگر پڑھے لکھے طبقات بھی قانون شکنی پر اتر آئیں گے تو پھر کچھ بھی باقی نہیں بچے گا، اگر ڈاکٹرز حضرات کسی بھی وجہ سے مریض کا علاج کرنے سے انکار کر دیں یا وکیل کسی بھی جائز ترین وجہ پر عدالتی عمل کا حصہ بننے سے انکار کر دیں یا قانون ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں تو بطور قوم یہ ہمارے لیے افسوسناک رویہ ہوگا۔

آئین پاکستان ہر شہری کے ساتھ ہونے والے ظلم اور ناانصافی کے ازالے کی گارنٹی دیتا ہے، یہ بات وکلاء سے زیادہ بہتر کون سمجھتا ہے، اگر ہر طبقہ طاقت کے بل بوتے پر اپنا بدلہ اپنے ہاتھوں سے لینے کی روش اختیار کر لے گا تو پھر جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا جنگلی قانون رائج ہو جائیگا اور ایسے ماحول اور رویوں میں ملک اور قومیں آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ سوال یہ ہے کہ اس اخلاقی بحران سے نجات کا راستہ کیا ہے؟ اس حوالے سے ہمیں اپنے نظام تعلیم کی طرف توجہ دینی ہوگی، ہمیں اس پر غور کرنا ہوگا کہ قوم کا مستقبل بچے (پانچ سال سے 16 سال کی عمر) کس ماحول میں بسر کرتے ہیں؟ کیا والدین انہیں تعلیم کی طرف رغبت دلوانے کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں؟ کیا سکولوں کے ماحول میں اخلاقی تربیت کا عنصر موجود ہے اور پھر اسی طرح بعدازاں کالج اور یونیورسٹیز کے تعلیمی مرحلہ میں طلبہ کی اخلاقی تربیت پر فوکس کیا جاتا ہے؟ جواب یقیناً نفی میں ہے۔ جب تربیت کے مراحل میں ہم قوم کے بچوں کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں گے تو پھر عملی زندگی میں ہم ان سے اعلیٰ انسانی، اخلاقی اقدار کی توقع کیسے کر سکتے ہیں؟ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان ایک اعلیٰ اخلاقی اقدار اور معیار والی سوسائٹی میں تبدیل ہو جائے تو پھر ہمیں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی توجہ مرکوز کرنا ہوگی۔ (چیف ایڈیٹر نوراللہ صدیقی)

www.Minhaj.info

القرآن

قرآن مجید کی روشنی میں تصورِ ولایت و کرامت کی وضاحت

ہم دین کا وہ حصہ قبول کر لیتے ہیں جو ہمارے نفس کو بھلا لگتا ہے

تصوف کو دکانداری میں بدلنے کے سبب من گھڑت مفروضے وجود میں آئے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تدوین: محمد یوسف منہاجین، معاون: محبوب حسین

دینِ اسلام کی تعلیمات کے حوالے سے ہمارا افسوسناک طرزِ عمل یہ ہے کہ ہم دین کا وہ حصہ قبول کر لیتے ہیں جو ہمارے نفس کو بھلا لگتا اور جو حصہ عمل کے اعتبار سے نفس پر گراں گزرتا ہے، ہم اسے قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ گویا اس طرح ہم دین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال اولیاء اللہ سے نسبت ہے۔ اولیاء اللہ سے نسبت کی بات کرتے ہوئے ہم متابعت (یعنی اُن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا) اور استقامت کا حصہ نہ بیان کرتے ہیں اور نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ہماری بات نسبتِ محبت سے شروع ہو گی اور محبت پر ختم ہو جائے گی اور ایسے ہی بیڑے پار کرتے رہیں گے۔

آقا ﷺ سے لے کر صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین، حضور غوث الاعظمؓ الغرض آج تک جتنے بھی ائمہ و اولیاء اور صالحین کی زندگیوں کا میں نے جتنا بھی مطالعہ کیا ہے، یہی معلوم ہوا کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں محبت، متابعت اور استقامت تینوں کو یکجا کیے بغیر کسی کا بیڑا پار نہیں ہوا اور نہ ہی کسی نے ان تینوں کو یکجا کیے بغیر بیڑے پار کرنے کی بات کی ہے۔ محبت، متابعت اور استقامت کے بغیر بیڑے پار کرنے کی بات صرف دنیا داری اور حرص و طمع کے پیشِ نظر کی جاتی ہے۔

یاد رکھیں! عقیدے خراب ہونے کا سبب صرف دوسروں کے گھر میں تلاش نہیں کرتے بلکہ اپنے گھر میں بھی خرابی کی وجوہات کا کھوج لگاتے ہیں اور پھر ان خرابیوں کی اصلاح بھی کرتے ہیں۔ اس لیے کہ عقیدہ میں صحت و درستگی کے باوجود بھی غلطیاں اور افراط و تفریط کے آنے کا امکان ہوتا ہے۔ ہمارے نام نہاد کاروباری پیر لوگوں کو یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ ''بس مرید ہو جا، ہاتھ میں ہاتھ دے دے، بیڑا پار ہے''۔ اس طرح بیڑا پار کرنے کی بات تو جنید بغدادی، اویس قرنی، بشر الحافی، سری سقطی، بایزید بسطامی، سیدنا غوث الاعظم، شاہِ نقشبند، خواجہ اجمیر، شیخ سہرورد، امام ابو الحسن شاذلیؒ الغرض کل اولیاء و صالحین اور بزرگانِ دین میں سے کسی نے بھی نہیں کی بلکہ جملہ اولیاء علم، عمل، متابعت، استقامت، کتاب و سنت کی اتباع، اللہ کی عبادت اور مجاہدہ و ریاضت کو لازمی قرار دیتے۔ اِن امور کے بغیر بیڑے پار کروانے کا کوئی تصور اُن کے ہاں موجود نہ تھا اس لیے کہ اسلام میں اس شئے کا سرے سے وجود ہی نہیں۔

جب سے تصوف دکانداری میں بدل گیا تب سے اس طرح کے من گھڑت مفروضے اپنے کاروبار کے لئے ہم لوگوں نے وضع کر لیے ہیں مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یاد رکھیں! جب محبت کے ساتھ متابعت اور استقامت یکجا ہوں، تب بیڑا پار ہوتا ہے۔ پھر انسان تو کیا کتے کا بیڑا بھی پار ہو جاتا ہے۔ اس امر پر قرآن مجید کی سورۃ الکھف کی آیات شاہد ہیں۔ جب ہم اپنے عقائد پر قرآن مجید سے دلائل لائیں گے تو نہ صرف

☆ (خطاب نمبر: Gf-34)، (مانچسٹر، برطانیہ) (بتاریخ: 2 اگست 2009ء)

www.Minhaj.info

ہمارے عقائد میں آجانے والی افراط وتفریط کا خاتمہ ہوگا بلکہ ہمارا کیس اور مقدمہ مضبوط دلائل کی بنیاد پر قائم ہونے کی وجہ سے مزید مضبوط و مستحکم ہوگا۔

میں ہمیشہ اعتدال کے ساتھ سوچتا ہوں اور افراط وتفریط سے بچتا ہوں۔ اللہ کی عزت کی قسم! میں مکمل وثوق اور یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ اہلِ سنت کا مقدمہ اور کیس سچا ہے مگر دلائل کمزور اور شہادتیں ٹھیک نہیں ہیں۔ ہم قرآن و حدیث سے پختہ و مضبوط دلائل اور شہادتیں نہیں لاتے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ کمزور شہادتوں سے کیس نہیں جیتے جاتے۔ دوسرے لوگوں کے کیس غلط ہیں مگر ان کے دلائل مضبوط اور مواد اچھا ہے، لہٰذا وہ جیت رہے ہیں جبکہ ہم کمزور وکیل اور ناپختہ دلائل کی وجہ سے صحیح کیس بھی ہار رہے ہیں، اس لیے کہ خالی محبت کے زور پر کیس نہیں جیتا جاسکتا۔

حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کے واقعہ سے ولایت و کرامت کا اثبات

اصحابِ کہف کے واقعہ سے ولایت و کرامت کے اثبات پر تفصیلی بحث (شمارہ دسمبر 2019ء ملاحظہ فرمائیں) کے بعد قرآن مجید سے اس حوالے سے دوسری دلیل سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا خضر علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا: باری تعالیٰ! زمین پر مجھ سے بڑا بھی کوئی عالم ہے؟ فرمایا: ہاں ایک ہے، آپ اس کے پاس جائیں، اس سے ملیں اور سیکھیں۔ یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے اُن سے ملاقات کی جگہ کی نشانی بھی بتادی کہ جہاں مجمع البحرین ہوگا، دو سمندر (دریا) آپس میں مل رہے ہوں، وہاں آپ اس بندے کو پالیں گے۔ حضرت موسیٰؑ نے حضرت یوشع بن نونؑ کو ساتھ لیا اور حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش میں روانہ ہوگئے۔ اس سفر میں انہوں نے اپنے کھانے کے لیے تلی ہوئی مچھلی بھی ساتھ لے لی۔ ایک مقام پر پہنچ کر حضرت موسیٰؑ نے حضرت یوشع بن نونؑ کو کھانا لانے کو کہا جو وہ اپنے ساتھ لے کر چلے تھے۔ اس پر حضرت یوشع بن نونؑ جو آپؑ کے ساتھ بطورِ خادم سفر کررہے تھے، انہوں نے کہا:

اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا. (الکهف، ۱۸:۶۳)

’’کیا آپ نے دیکھا جب ہم نے پتھر کے پاس آرام کیا تھا تو میں (وہاں) مچھلی بھول گیا تھا، اور مجھے یہ کسی نے نہیں بھلایا سوائے شیطان کے کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں، اور اس (مچھلی) نے تو (زندہ ہوکر) دریا میں عجیب طریقہ سے اپنا راستہ بنا لیا تھا (اور وہ غائب ہوگئی تھی)‘‘۔

حضرت موسیٰؑ نے جب یہ سنا کہ فلاں مقام پر وہ تلی ہوئی مچھلی زندہ ہوکر دریا میں واپس چلی گئی تھی، تو انہوں نے فرمایا:

ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا. (الکهف:٦٤)

’’موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی وہ (مقام) ہے ہم جسے تلاش کر رہے تھے، پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر (وہی راستہ) تلاش کرتے ہوئے (اسی مقام پر) واپس پلٹ آئے‘‘۔

ان آیات سے درج ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

۱۔ اولیاء کی برکت سے موت کا حیات میں بدلنا

جس جگہ حضرت خضر علیہ السلام موجود تھے، عین اسی جگہ پر ایک بھنی اور تلی ہوئی مچھلی کا دوبارہ زندہ ہوکر دریا میں چلے جانا اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ اللہ کے بندوں کی علامت یہ ہے کہ جس جگہ وہ موجود ہوں، وہاں موت حیات میں بدل جاتی ہے۔ موت سے مراد غفلتِ قلب ہے اور حیات سے مراد دل کا ذاکر ہونا ہے۔ قرآن مجید میں ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (الکهف، ۱۸:۲۸)

’’اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے‘‘۔

یہ حکم عبارۃ النص ہے، اس سے اشارۃ النص یہ ہے کہ اُن کے پیچھے جا اور ان کی اطاعت و پیروی کر کہ جن کے دل ذاکر ہیں اور جو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔ آقا ﷺ نے فرمایا: بہترین مجلس اُن لوگوں کی ہے کہ اُن

www.Minhaj.info

کے چہروں کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے، اُن کو سنو تو دین کی حکمت معلوم ہو جائے اور اُن کے عمل دیکھو تو آخرت یاد آجائے۔

۲۔ نقص کی نسبت اپنی طرف کرنی چاہیئے

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب حضرت یوشع بن نونؑ سے کھانا مانگا تو انہوں نے کہا کہ فلاں مقام پر مچھلی زندہ ہوکر دریا میں چلی گئی تھی اور مجھے آپ کو بتانا یاد نہ رہا۔ انہوں نے کہا:

وَمَا اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ.

''مجھے یہ کسی نے نہیں بھلایا سوائے شیطان کے''۔

اس سے تصوف و سلوک کا یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ تصوف اور سلوک سراسر ادب کا نام ہے۔ حضرت یوشع بن نونؑ پر نسیان کا طاری ہونا اللہ کی طرف سے تھا مگر بھول جانے میں چونکہ نقص ہے، اس لیے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ نے بھلا دیا بلکہ فرمایا کہ مجھے شیطان نے بھلا دیا تھا۔ پس اس سے یہ درس ملتا ہے کہ جب بندہ کسی نقصان یا شر سے دو چار ہو تو اسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرے یا شیطان کی طرف اور جب اسے خیر نصیب ہو تو اسے اللہ کی طرف منسوب کرے۔ اسی ادب کا نام سلوک و تصوف ہے۔

۳۔ ولی، علمِ لدنی کا حامل ہوتا ہے

حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع بن نون علیہما السلام پلٹ کر اسی مقام پر دوبارہ پہنچے جہاں مچھلی زندہ ہوئی تھی۔ جب وہاں پہنچے تو:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا. (الكهف، ۱۸: ۶۵)

''تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے علمِ لدنی (یعنی اَسرار و معارف کا اِلہامی علم) سکھایا تھا''۔

اس آیت میں اللہ نے اپنے اس خاص بندے (ولی) کی پہچان بیان کی کہ وہ رحمت کے خاص خزانے اور اللہ کی طرف سے علمِ لدنی کا حامل ہوتا ہے۔

۴۔ اولیاء کی طرف سفر کرنا سنت ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کی وجہ سے اعلیٰ مقام حاصل ہے، اس کے باوجود اللہ رب العزت انہیں اپنے مقام و مرتبہ سے کم مقام کی حامل شخصیت کی طرف بھیج رہا ہے۔ حالانکہ چھوٹے کو بڑے کی طرف آنا چاہیئے نہ کہ بڑے کو چھوٹے کی طرف جانا چاہیئے۔ ایسا کیوں ہوا؟

اگر حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف جاتے تو یہ عمل سنتِ نبی نہ بنتا، اس لیے کہ ولی کا عمل سنت نہیں بنتا بلکہ صرف کسی عمل کو جائز و بابرکت بناتا ہے، اس سے شریعت میں سنت نہیں بنتی، شریعت میں سنت صرف نبی کا عمل بنتا ہے۔ اللہ رب العزت نے چاہا کہ اولیاء وصلحاء کی طرف زیارت کے لئے جایا جائے، ان سے سیکھا جائے، ان کی مجلس میں بیٹھا جائے، اکتسابِ فیض کیا جائے اور یہ عمل سنت بن جائے۔ لہٰذا اللہ نے اس عمل کو سنت بنانے کے لئے رسول اور نبی کو ولی (حضرت خضرؑ) کی طرف بھیجا۔

یاد رکھیں! بڑے چھوٹے کی طرف جائیں یا چھوٹے بڑے کی طرف جائیں، یہ امر کسی کے لئے نقص نہیں ہوتا۔ چھوٹے بڑوں کی طرف جاتے تھے۔ صحابہ، تابعین سے سیکھتے اور کئی احادیث کی روایات ان سے لیتے تھے۔ اکابر صحابہ، صغار صحابہ سے روایات لیتے تھے، جس طرح حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اکثر کبار صحابہ کی روایات ملتی ہیں۔ یہ ایک طریقہ اور سنت ہے۔ جس سے جو ملے، لینا چاہیئے، اس سے شان نہیں گھٹتی۔ افسوس ہم اس طرزِ عمل کو اپنی شان کے کم ہونے پر محمول کرتے ہیں۔

۵۔ دورانِ سفر کرامات کا ظہور

حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ نے اس ملاقات کے بعد جب اکٹھے سفر شروع کیا تو اس سفر کے دوران تین کرامات ظاہر ہوئیں۔ ان کرامات اور ان سے مستنبط احوالِ سلوک و تصوف میں سے چند کا تذکرہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے:

ا۔ دورانِ سفر جس پہلی کرامت کا ظہور ہوا، اس کا پس منظر قرآن یوں بیان کرتا ہے:

فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا.

www.Minhaj.info

''پس دونوں چل دیے یہاں تک کہ جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے (تو خضر علیہ السلام نے) اس (کشتی) میں شگاف کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا آپ نے اسے اس لیے (شگاف کرکے) پھاڑ ڈالا ہے کہ آپ کشتی والوں کو غرق کر دیں؟ بے شک آپ نے بڑی عجیب بات کی''۔ (الکہف، ۱۸:۷۱)

بعد ازاں حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے اس عمل کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اَمَّا السَّفِيْـنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا. (الکہف، ۱۸:۷۹)

''وہ جو کشتی تھی سو وہ چند غریب لوگوں کی تھی وہ دریا میں محنت مزدوری کیا کرتے تھے پس میں نے ارادہ کیا کہ اسے عیب دار کر دوں اور (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کے آگے ایک (جابر) بادشاہ (کھڑا) تھا جو ہر (بے عیب) کشتی کو زبردستی (مالکوں سے بلامعاوضہ) چھین رہا تھا''۔

یعنی بادشاہ اچھی کشتیوں کو قبضے میں لے رہا تھا۔ یہ کشتی بھی بڑی اچھی تھی، اگر اس کو غاصب بادشاہ قبضہ میں لے لیتا تو اِن غریبوں کی کشتی چھن جاتی جو ان کے روزگار کا ذریعہ تھا، پس میں نے چاہا کہ یہ بچ جائے، لہٰذا کشتی کو توڑ کر شکستہ کر دیا۔

(i) اس واقعہ سے اولیاء کے کشف کا ثبوت ملتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑا جبکہ بادشاہ ابھی دور تھا اور کسی کو بھی اس کے بارے میں خبر نہ تھی مگر آپ علیہ السلام نے مستقبل میں ہونے والا واقعہ دیکھ کر بتا دیا۔ اس عمل کو کشف کہا جاتا ہے۔

(ii) لوگو! ایک غاصب بادشاہ ہمارے اردگرد بھی پھر رہا ہے، اس کا نام شیطان ہے۔ وہ نفوس اور جسموں کی کشتیاں دیکھتا ہے کہ کس کے نفس اور جسم خوب پلے ہوئے اور خوبصورت ہیں۔ جس کے نفس اور جسم کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ بڑا دھیان رکھنے والا ہے، غاصب بادشاہ یعنی شیطان اسی نفس پر قبضہ جما لیتا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے پہلا سبق دیا کہ اگر شیطان کے قبضے اور غصب سے بچنا چاہتے ہو تو نفس کی کشتی کو مجاہدے کی لاٹھی سے توڑ ڈالو۔ راتوں کو جاگو، نیند کو کم کرو، کھانا کم کرو، فاقہ زیادہ کرو، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرو، ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کرو الغرض جتنی ریاضت اور مجاہدہ کرو گے نفس کی کشتی اتنی ہی شکستہ ہوگی۔ جن کی نفس کی کشتی شکستہ ہو جاتی ہے، شیطان ادھر دھیان ہی نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ٹوٹی پھوٹی کشتی ہے، میں نے اس سے کیا لینا ہے، لہٰذا وہ شیطان کے حملے سے بچ جاتے ہیں۔ علامہ اقبال نے کہا تھا:

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

۲۔ اس سفر کے دوران حضرت خضر علیہ السلام سے جس دوسری کرامت کا ظہور ہوا، قرآن مجید اس کے پسِ منظر کو یوں بیان کرتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا. (الکہف، ۱۸:۷۴)

''پھر وہ دونوں چل دیے یہاں تک کہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو (خضر علیہ السلام نے) اسے قتل کر ڈالا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا آپ نے بے گناہ جان کو بغیر کسی جان (کے بدلہ) کے قتل کر دیا ہے؟ بے شک آپ نے بڑا ہی سخت کام کیا ہے''۔

بعد ازاں حضرت خضر علیہ السلام نے بچے کو مارنے کی حکمت یہ بیان کی:

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا. فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا. (الکہف، ۱۸:۸۰.۸۱)

''اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ صاحبِ ایمان تھے پس ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ (اگر زندہ رہا تو کافر بنے گا اور) ان دونوں کو (بڑا ہوکر) سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دے گا۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ ان کا رب انہیں (ایسا) بدل عطا فرمائے جو پاکیزگی میں (بھی) اس (لڑکے) سے بہتر ہو اور شفقت و رحم دلی میں (بھی والدین سے) قریب تر ہو''۔

(i) اس واقعہ سے بھی ایک ولی کامل (حضرت خضر علیہ السلام) کے کشف کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ امر جو ابھی پوشیدہ ہے، اُسے جان لیا۔

(ii) دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ اس بچے کے نعم البدل میں جس اولاد کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے وہ دعا اس طرح قبول فرمائی کہ انہیں ایک ایسی بیٹی عطا فرمائی جس کی پشت سے بارہ

www.Minhaj.info

انبیاء پیدا ہوئے۔

۳۔ اس سفر میں تیسری کرامت کے ظہور کو قرآن نے یوں بیان فرمایا:

فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ٍۨاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا. (الکهف، ۱۸:۷۷)

’’پھر دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب دونوں ایک بستی والوں کے پاس آ پہنچے، دونوں نے وہاں کے باشندوں سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے ان دونوں کی میزبانی کرنے سے انکار کر دیا، پھر دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرنے والی تھی تو (خضر علیہ السلام نے) اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر آپ چاہتے تو اس (کی تعمیر) پر مزدوری لے سکتے تھے‘‘۔

بعد ازاں حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے اس عمل کی حکمت یوں (الکہف، ۱۸:۸۲) بیان فرمائی:

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ.

’’اور وہ جو دیوار تھی تو وہ شہر میں (رہنے والے) دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کے لیے ایک خزانہ (مدفون) تھا اور ان کا باپ صالح (شخص) تھا، سو آپ کے رب نے ارادہ کیا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور آپ کے رب کی رحمت سے وہ اپنا خزانہ (خود ہی) نکالیں‘‘۔

(i) اس واقعہ سے بھی حضرت خضرؑ کی کرامت بصورتِ کشف ثابت ہورہی ہے کہ آپ نے زمین کے نیچے چھپے خزانے کو دیکھ لیا۔

(ii) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضرت خضر علیہ السلام نے دونوں یتیم بچوں کے خزانے کی حفاظت کے اہتمام کی وجہ یہ بیان کی کہ ’’ابوهما صالحا‘‘ ’’ان کا باپ صالح تھا‘‘۔ معلوم ہوا کہ نیک عمل کا ثواب اور اثر پشت در پشت نیچے اولاد تک والدین کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

۶۔ نقص اپنی طرف جبکہ خیر اللہ کی طرف منسوب کرنا

حضرت خضرؑ نے دورانِ سفر تین افعال سرانجام دیئے مگر ان تینوں افعال کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے علیحدہ علیحدہ اسلوب اختیار کیا:

ایک مقام پر کہا: ’’فاردت ان اعيبها‘‘ ’’میں نے ارادہ کیا ہے کہ کشتی عیب دار کر دوں‘‘۔ دوسرے مقام پر فرمایا: ’’فاردنا‘‘ ’’ہم (رب نے اور میں نے) نے ارادہ کیا‘‘۔ تیسرے مقام پر کہا: ’’فاراد ربك‘‘ ’’آپ کے رب نے ارادہ کیا‘‘۔

سوال یہ ہے کہ ایسا اسلوب کیوں اختیار فرمایا؟ دراصل یہ تصوف کے مدارج ہیں، اس سے ولایت کی منزلیں طے ہوتی ہیں۔ کشتی کو توڑنا عیب تھا اور جو عمل عیب دار تھا، اس کی نسبت اپنی طرف کی اور کہا: فاردت ان اعيبها کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو عیب دار کردوں۔ پس عیب کی بات کی نسبت اپنی طرف کرنی چاہئے، یہ تعلیم سلوک وتصوف ہے۔

بچے کو مارنا بھی ظاہراً نقص اور شر کی بات ہے، جبکہ نعم البدل کی دعا خیر کی بات ہے۔ یہاں خیر وشر دونوں جمع ہیں، اس لیے ’’أردنا‘‘ جمع کا صیغہ کہا کہ میں نے اور اللہ نے ارادہ کیا۔ اس اسلوب سے خیر کی نسبت اللہ کی طرف کی اور شر کی نسبت اپنی طرف کی۔

یتیموں کی گرتی ہوئی دیوار کو بلامعاوضہ تعمیر کر دیا، یہ عمل خیر ہی خیر ہے، اس میں شر کا کوئی پہلو نہیں۔ اس لیے وہاں کہا: فأراد ربك ’’آپ کے رب نے چاہا‘‘۔

لہذا تصوف کا درس یہ ہے کہ انسان ہر عیب اور خرابی کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرے لیکن جہاں بھلائی و نیکی آجائے تو اسے اپنے رب کی طرف منسوب کرے اور جہاں دونوں پہلو ہوں تو خیر کا حصہ اللہ کی طرف اور شر کا حصہ اپنی طرف منسوب کرے۔ یہ آدابِ سلوک وتصوف ہیں۔

حضرت مریم علیہا السلام سے صادر ہونے والی کرامات

اصحابِ کہف اور حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے واقعات کے مطالعہ کے بعد ولایت و کرامات کے اثبات کے لیے قرآن مجید سے تیسری دلیل ہمیں حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام

www.Minhaj.info

کے واقعہ سے ملتی ہے:

۱۔ سیدہ مریمؑ بچپن میں حضرت زکریاؑ کی زیرکفالت تھیں۔ اس زمانے میں حضرت زکریاؑ نے دیکھا کہ بے موسمی پھل بند کمرے میں ان کے پاس آتے تھے۔ انہوں نے فرمایا:

يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا

’’اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لیے کہاں سے آتی ہیں‘‘؟

حضرت مریمؑ نے جواب دیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ.

’’یہ (رزق) اللہ کے پاس سے آتا ہے‘‘۔ (آل عمران، ۳: ۳۷)

حضرت مریمؑ نبی نہیں بلکہ اللہ کی نیک و صالحہ بندی ہیں، ان کے پاس بندے کمرے میں پھل کا آنا، ان کی کرامت ہے۔

۲۔ سیدہ مریمؑ کی ایک اور کرامت کا بیان بھی قرآن مجید میں مذکور ہے۔ جب عیسیٰؑ کی ولادت کا وقت آیا تو حضرت مریمؑ لوگوں کی نظروں سے دور ایک جگہ تشریف لے گئیں جہاں کھجور کے ایسے درخت تھے جو خشک ہو چکے تھے اور جن پر پھل موجود نہ تھا۔ حضرت مریمؑ کو اس مقام پر بھوک محسوس ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو فرمایا:

وَ هُزِّيْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا.

’’اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ وہ تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرا دے گا‘‘۔ (مریم، ۱۹: ۲۵)

حضرت مریمؑ نے ایسا ہی کیا اور جونہی ان کے ہاتھوں نے کھجور کی خشک شاخوں کو چھوا تو وہ شاخیں نہ صرف ہری ہوگئیں بلکہ ان پر پھل بھی لگ گیا۔ یہ حضرت مریمؑ سے کرامت کا ظہور ہے اور اس ولیہ و صالحہ خاتون کی کرامت کو قرآن خود بیان فرما رہا ہے۔

حضرت سلیمانؑ کے امتی کی کرامت کا بیان

قرآن مجید سے اصحابِ کہف، حضرت موسیٰ و حضرت خضر اور حضرت مریمؑ کے واقعات کے بیان کے بعد ولایت و کرامات کے اثبات کے لیے چوتھی دلیل حضرت سلیمانؑ کے ایک امتی آصف بن برخیا کی ہے۔ اس کرامت کا پسِ منظر یہ ہے کہ سیدنا سلیمانؑ نے اپنے درباریوں سے ملکہ بلقیس کا تخت لانے کا کہا تو ایک جن کھڑا ہوا:

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ. (النمل، ۲۷: ۳۹)

’’ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا: میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں اور بے شک میں اس (کے لانے) پر طاقتور (اور) امانت دار ہوں‘‘۔

آپؑ نے اس کی اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار فرمادیا۔ اس کے بعد آپؑ کی امت کا ایک ولی کھڑا ہوا، اس کا تعارف قرآن نے یوں بیان کیا ہے:

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ. (النمل، ۲۷: ۴۰)

’’(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمانؑ نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے‘‘۔

حضرت سلیمانؑ کے اس امتی کا نام آصف بن برخیا تھا۔ انہوں نے اپنی اس طاقت و کرامت کے اظہار کو ’’ھذا من فضل ربی‘‘ کے الفاظ سے بیان کیا کہ اس میں میرا کچھ نہیں بلکہ یہ اللہ کا فضل ہے۔ جبکہ اس جن نے اپنی طاقت کا اعلان کیا تھا کہ ’’میں‘‘ اسے لاسکتا ہوں۔ پس تصوف و ولایت میں پہلی نفی ’’میں‘‘ کی ہوتی ہے۔

ان واقعات سے مستنبط جملہ دلائل سے ولایت و کرامات کے حوالے سے نہ صرف جملہ اشکالات کا ازالہ ہوتا ہے بلکہ قرآن مجید کی روشنی میں ولایت و کرامات کے باب میں عقائد صحیحہ بھی نکھر کر سامنے آتے ہیں۔

ولی کون ہے؟

قرآن مجید سے ولایت و کرامات کے دلائل کے بیان کے بعد آیئے! اب ولایت اور تصوف کے مفہوم کا اولیاء و صلحاء کی تعلیمات کی روشنی میں مطالعہ کرتے ہیں:

۱۔ امام قشیری نے رسالہ قشیریہ میں کل اکابر اولیاء و صوفیاء

www.Minhaj.info

کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ اولیاء کون ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

لیس للاولیاء سوال

اولیاء وہ ہوتے ہیں جو کسی سے کوئی سوال نہ کریں۔

یعنی ولی اللہ کے سوا کسی سے سوال نہیں کرتا۔ اللہ کے سوا کسی سے کسی چیز کا طالب اور حاجتمند نہیں ہوتا۔ وہ کسی کے پیچھے اس کو اپنا مرید بنانے یا ذاتی طمع کے لیے مارا مارا نہیں پھرتا، وہ صرف اللہ کے لئے پھرتا ہے۔ مزید فرمایا:

إنما هو زبول والحمول

یعنی ولایت اپنی ذات سے فنا ہو جانا ہے۔ گویا اللہ اپنے بندے کو جس حال میں رکھے اس پر راضی رہے، اسی کو ولایت کہتے ہیں۔

۲۔ امام ابو عبد الرحمٰن السلمی نے الطبقات الصوفیہ میں اور دیگر ائمہ نے اپنی اپنی کتب میں بیان کیا ہے کہ جب اُن سے ولی کی علامات پوچھی گئیں تو انہوں نے فرمایا کہ اولیاء کی علامتیں تین ہیں:

شغله بالله، وفراره الی الله، وهمه لله

i۔**شغله بالله:** جس کا قلب و باطن، روح، ارادہ، خیال، توبہ، محبت، دھیان ہر وقت اللہ کے ساتھ مشغول رہے۔ اللہ کے سواء جس کا دل، ذہن، دماغ کسی اور سے مشغول نہ ہو، اسے ولی کہتے ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ جب کسی سے مشغول نہیں تو غیبت، مخالفت، مسابقت، مقابلہ بازی اور ان جیسے تمام دھندوں سے بچ جائے گا۔ وہ اپنے حلقہ ارادت میں اضافہ یا جائیدادیں بنانے کی دوڑ میں شامل نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ اس نے اپنے نفس کے دھیان و تعلق کو اللہ کے ساتھ مشغول کرلیا ہے۔ اب وہ نہ کسی پر تہمت لگائے گا، نہ الزام تراشی کرے گا، نہ ذاتی نفرت کرے گا، نہ عجب کرے گا، نہ کبر کرے گا، نہ نخوت ہوگی، نہ حسد ہوگا، نہ دنیا کا حرص و طمع ہوگا، نہ مال و دولت کی جمع کے لئے بھاگ دوڑ ہوگی، اس لیے کہ وہ ہمہ وقت اللہ کے ساتھ مشغول ہے۔

ii۔ **وفراره الی الله:** اس کا دل زہد عن الدنیا سے ایسا مالا مال ہوتا ہے کہ دل ہر شے سے بھاگ کر اللہ کی طرف راجع ہوجاتا ہے۔ اللہ کے تعلق کے سواء کسی تعلق میں اسے سکون نہیں ملتا۔۔۔ اللہ کے انس کے سواء اسے قرار نہیں ملتا۔۔۔ اللہ کے وصال کے سواء اسے اطمینان نہیں ملتا۔

iii۔ **وهمه لله:** اس کا فکر و خیال اور ارادہ و ہمت ہر وقت خالصتاً اللہ کے لئے رہتی ہے۔

جس بندے میں یہ تین چیزیں پیدا ہو جائیں تو اُسے ولی کہتے ہیں۔

تصوف کیا ہے؟

حضور غوث الاعظمؒ نے اپنی کتاب ’’سر الاسرار‘‘ میں ولایت کے باب میں بحث کرتے ہوئے تصوف کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ لفظِ تصوف چار حروف کا مجموعہ ہے:

ا۔ لفظ تصوف کے پہلے حرف ’’ت‘‘ سے مراد ’’توبہ‘‘ ہے۔ یہ توبہ اعضائے ظاہری اور اعضائے باطنی دونوں کی ہے۔ ظاہر کی توبہ گناہوں اور مخالفات کو چھوڑ کر طاعات کی طرف جانا ہے اور باطن کی توبہ یہ ہے کہ اس کا قلب اور روح اللہ کے ہر امر کے ساتھ موافق ہوجائے، اوصافِ مذمومہ اور اخلاقِ رذیلہ کو چھوڑ کر اس کا باطن اوصافِ حمیدہ کے ساتھ مالا مال ہو جائے۔ جب تک ظاہر و باطن کے اعتبار سے اس طرح کی توبہ نہیں کرتا، اس وقت تک وہ ولی تصوف کی ’’ت‘‘ کا سفر مکمل نہیں کرتا۔

۲۔ لفظ ’’تصوف‘‘ کا دوسرا حرف ’’ص‘‘ ہے۔ جب ظاہر و باطن تائب ہو جائیں تو ’’ص‘‘ میں صفائے قلب اور صفائے سِر ہے یعنی دل صفاتِ بشریہ سے پاک کر دیا جائے اور دنیا کے علائق اور شہوتوں کے ساتھ دل نہ لگے۔ دنیا کے علائق سے مراد یہ ہے کہ کثرتِ طعام، کثرتِ کلام، کثرتِ نوم نہ رہے۔ کثرت کے ساتھ دنیاوی مال و دولت کی دلچسپیاں، حبِ جاہ و منصب، حبِ مال و اولاد نہ رہے۔ اگر ان تمام علائق دنیوی سے دل پاک ہو جائے اور اللہ کے ساتھ محبت و تعلق میں بندے کی روح اور اس کا سِر متعلق ہو جائے تو گویا اس نے ولایت میں تصوف کی راہ میں ’’ص‘‘ کا سفر مکمل کرلیا۔

گویا ماسوی اللہ جو کچھ ہے اس سے قرار نہ ملے۔۔۔ جب تک خدا کا ذکر نہ ہو اس کا دل بے رغبت اور زندگی بے

www.Minhaj.info

مزہ رہے۔۔۔ جب تک خدا کے لقاء کی بات نہ ہو وہ بے تاب رہے۔ اس لیے اللہ والوں کی علامت یہ ہے کہ وہ دن میں بے قرار ہوتے ہیں اور رات کو مصلے پر باقرار ہوتے ہیں، کیونکہ اس وقت مولا سے ملاقات و مناجات کا وقت آتا ہے۔ جو لذت وہ سجود میں پاتے ہیں، وہ لذت آرام دہ بستر پر نہیں پاتے۔ جب تک طبیعت کے یہ میلانات بدل نہ جائیں، تصوف میں سالک ''ص'' کا سفر طے نہیں کرتا۔

۳۔ تصوف میں تیسرا حرف ''واؤ'' ہے۔ واؤ میں ولایت ہے۔ ''ت'' اور ''ص'' کی دو منزلیں طے کر کے تیسرے مرتبے پر بندہ ولی بنتا ہے۔ ظاہر و باطن کی باکمال و باتمام توبہ اور قلب و سِر کی باتمام و باکمال صفا کے مرحلے جب عبور ہو جائیں تو صوفی تصوف کی راہ میں ولایت پر آتا ہے۔ اس مقام پر اس کے اپنے اخلاق ختم ہو جاتے ہیں اور خدا کے سارے اخلاق اس پر نافذ ہوجاتے ہیں۔ پھر تخلقوا بأخلاق الله کے مصداق ولی کے اپنے اخلاق نہیں رہتے بلکہ اللہ کے اخلاق کا رنگ اس کے اندر جاگزیں ہوجاتا ہے۔

۴۔ تصوف میں چوتھا حرف ''ف'' ہے۔ اس سے مراد فنا ہے۔ بندہ کس طرح اللہ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اور کس طرح اس کی محبت میں فنا ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ صرف مسلمانوں کا رب نہیں بلکہ وہ ہر ایک کو عطا کرتا ہے خواہ کوئی اُسے مانے یا نہ مانے، ہر ایک کے لیے اس کی ربوبیت عام ہے۔ اسی طرح ولی اپنی ولایت میں اس درجہ کا حامل ہوتا ہے کہ اس کے قلب میں رحمتِ عامہ موجود ہوتی ہے۔ کوئی جو کچھ چاہے اس کے ساتھ سلوک کرے، وہ تحمل و برداشت کا مظاہرہ کرتا ہے، خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے، انتقام نہیں لیتا، نفرت و حقارت اس سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ گویا وہ اپنے نفس سے فنا ہوجاتا ہے اور متخلق باللہ ہوتا ہے۔

پھر وہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق کے رنگ میں اس قدر رنگا جاتا ہے کہ حدیث مبارک کے مصداق اس کی آنکھ میں اللہ تعالیٰ کا نور ہوتا ہے، کان میں اللہ کی سماعت ہوتی ہے، اس کے ذوق میں اللہ رب العزت کا امر ہوتا ہے، اس کے چلنے پھرنے میں اللہ تعالیٰ کی ترجیحات ہوتی ہیں۔

حضور غوث الاعظم نے فرمایا: ولایت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک بندہ اپنی صفاتِ بشریہ سے فنا ہو جائے اور صفاتِ احدیت کے رنگ میں رنگا نہ جائے۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کل شی هالك الا وجه الله

''ہر شے ہلاک ہو جاتی ہے مگر خدا کی محبت باقی رہ جاتی ہے''۔

جب تک بندہ اللہ کی رضا میں فنا نہ ہو اور خدا کی رضا کے ساتھ اس کی بقا نہ ہو اس وقت تک اس کی ولایت کامل نہیں ہوتی۔

❋❋❋❋❋

انتقال پر ملال

1۔ تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے کوآرڈینیٹر محترم محمد شہباز طاہر کے بڑے بھائی لاہور میں انتقال کر گئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

2۔ تحریک منہاج القرآن کی مرکزی نظامت تنظیمات کے سیکرٹری کوآرڈینیشن محترم طیب ضیاء کے چھوٹے بھائی محمد عرفان ضیاء روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

3۔ محترم حافظ فرحان ثنائی (ریسرچ سکالر FMRi) کی والدہ محترمہ رضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور جملہ مرکزی قائدین نے مرحومین کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے لواحقین سے تعزیت کی اور مرحومین کی مغفرت وبخشش کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

www.Minhaj.info

سہ روزہ دورہ علوم الحدیث

نشست اول

مصطلحات الحدیث، اقسام الحدیث، الحدیث الصحیح

حضور ﷺ کے قول، فعل، تقریر، وصف (خِلقی و خُلقی) اور خواب کو حدیث کہا جاتا ہے

خصوصی خطاب: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

ترتیب وتدوین: محمد یوسف منہاجین

قسط: 1

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 7 تا 9 اکتوبر 2017ء کو منعقدہ سہ روزہ دورۂ علوم الحدیث کی پہلی مجلس کا آغاز قاضی عیاضؒ کی اصول الحدیث میں شہرۂ آفاق کتاب الإلماع إلى معرفة أصول الرواية وتقييد السماع کے خطبہ میں سے تبرکاً چند کلمات پڑھ کر کیا۔ خطبہ کے بعد انہوں نے جملہ شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے سہ روزہ دورۂ علوم الحدیث کی غرض و غایت اور منہج و اسلوب پر روشنی ڈالی۔

تمہیدی کلمات

شیخ الاسلام نے فرمایا: میں اس سہ روزہ دورۂ علوم الحدیث میں شرکت کرنے والے علوم الدین بالخصوص علوم الحدیث کے ہزار ہا شیوخ، اساتذہ، علماء، ائمہ، خطباء، مبلغین، داعیین اور معلمات و طالبات کو خوش آمدید کہتا ہوں جو پاکستان بھر سے تشریف لائے ہیں۔ اس سہ روزہ علمی دورہ میں آپ نے حصولِ علوم الحدیث کے لیے الرحلة العلمية یعنی علمی ہجرت کی ہے اور اس مجالست، مذاکرت اور سماع میں شریک ہو رہے ہیں۔

اللہ رب العزت کی توفیق اور حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے اس سہ روزہ مذاکرہ و دورۂ علوم الحدیث میں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ مصطلحات الحدیث، اقسام الحدیث، احکام الحدیث، کتب الحدیث، علم الجرح والتعدیل، صحیح اور ضعیف حدیث کے مصادر و مراتب اور تخریج کے اصول و ضوابط اور شرائط ذکر کریں گے۔ اس دوران خاص طور پر حدیثِ صحیح، حدیثِ حسن اور حدیثِ ضعیف سے متعلق اُن منتخب ابحاث کو بھی ذکر کریں گے جو عام طور پر مدارس میں درس و تدریس کے دوران زیر بحث نہیں آتیں اور اُن کے بارے میں اشکالات اور ابہامات برقرار رہتے ہیں۔ اسی بناء پر علمی نتائج اخذ کرنے میں بھی دشواری پیش آتی ہے اور علمی مغالطے لاحق ہوتے ہیں جس سے اُس کے ثمرات حاصل نہیں ہو پاتے اور علمی سطح پر نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

وہ مباحث جو ہمارے نصابات میں شامل ہیں، جامعات و مدارس میں پڑھی پڑھائی جاتی ہیں اور اکثر ہمارے مطالعہ میں رہتی ہیں، اس دورہ میں وہ ابحاث ہمارا موضوع نہیں ہوں گی۔ تاہم کسی موضوع کی توضیح، تصریح اور تفصیل کے لیے ان کے بیان کی ضرورت محسوس ہوئی تو اجمالاً ان کا تذکرہ کریں گے۔

اس سہ روزہ دورۂ علوم الحدیث میں تمام دروس علوم الحدیث کی اُمہات الکتب اور اصل مصادر و مآخذ کے ساتھ ساتھ عربی زبان میں میری علوم الحدیث پر مرتب کردہ درج ذیل 7 کتب پر مشتمل ہوں گے:

١. حسن النظر في أقسام الخبر
٢. البيان الصَّريح في الحديث الصحيح
٣. القول اللطيف في الحديث الضعيف

☆ خطاب نمبر: Ba-125، مقام: جامع المنہاج، بغداد ٹاؤن، مورخہ: 7 اکتوبر 2017ء

www.Minhaj.info

٤. الإكتمال في نشأة علم الحديث وطبقات الرجال
٥. القواعد المهمة في التصحيح والتحسين والتضعيف عند الأئمة
٦. حكم السماع عن أهل البدع والأهواء
٧. تاريخ و تدوين الحديث

مذکورہ بالا کتب یکے بعد دیگرے چھپ کر منظر عام پر آرہی ہیں۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد شیخ الاسلام نے علوم الحدیث پر اپنے پہلے درس کا آغاز درج ذیل چند بنیادی اصطلاحات کے بیان سے فرمایا:

ا۔علم الحدیث کیا ہے؟

علم الحدیث یا علوم الحدیث ان دونوں اصطلاحات کے استعمال میں معنوی فرق نہیں ہے۔ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن ابراہیم السنجاری المصری (المعروف ابن الاکفانی) اپنی کتاب إرشاد القاصد إلى أسنى المقاصد میں بیان کرتے ہیں کہ علم الحدیث کے دو حصے ہیں: ایک حصہ روایت کے ساتھ خاص ہے اور دوسرا حصہ درایت کے ساتھ خاص ہے:

١. عِلْمُ الْحَدِيثِ الْخَاصُّ بِالرِّوَايَةِ: عِلْمٌ يَشْتَمِلُ عَلَى نَقْلِ أَقْوَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَفْعَالِهِ، وَرِوَايَتِهَا، وَضَبْطِهَا، وَتَحْرِيرِ أَلْفَاظِهَا.

علم الحدیث کا ایک حصہ روایت کے ساتھ خاص ہے۔ یہ علم حضور ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کو روایت کرنے، اُن کو ضبط کرنے اور اُن کے الفاظ کو متن اور سند کے ساتھ نقل کرنے کے علم پر مشتمل ہے۔

٢. وَعِلْمُ الْحَدِيثِ الْخَاصُّ بِالدِّرَايَةِ: عِلْمٌ يُعْرَفُ مِنْهُ حَقِيقَةُ الرِّوَايَةِ، وَشُرُوطُهَا، وَأَنْوَاعُهَا، وَأَحْكَامُهَا. وَحَالُ الرُّوَاةِ، وَشُرُوطُهُمْ، وَأَصْنَافُ الْمَرْوِيَّاتِ، وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا.

وہ علم حدیث جو درایت سے متعلق خاص ہے، اس میں روایت کی حقیقت، اُس کی شرائط، اقسام اور اُس سے منتج ہونے والے احکام کو جانا جاتا ہے۔ نیز راویوں کے احوال، اُن کی شرائط، اُن کی مرویات کی اصناف اور اس سے متعلقہ دیگر احکام سے بحث کی جاتی ہے۔

۲۔ حدیث کا لغوی مفہوم

i۔ لغت میں لفظِ حدیث کا ایک اطلاق ''جدید'' پر ہوتا ہے۔ اس اطلاق کی رُو سے یہ قرآن مجید کے مقابل ہے یعنی قرآن مجید ''قدیم'' ہے اور حدیث ''جدید'' ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے تدریب الراوی میں لکھا ہے کہ

مَا يُضَافُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَأَنَّهُ أُرِيدَ بِهِ مُقَابَلَةُ الْقُرْآنِ لِأَنَّهُ قَدِيمٌ. (سيوطی، تدريب الراوی)

ii۔ حدیث کا دوسرا لغوی معنی خبر ہے۔ اس معنی کی رُو سے اس کا مطلب ہے کہ جو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ گویا لفظِ حدیث ضد القدیم بھی ہے اور منقول عن النبی ﷺ بھی ہے۔ یہ دونوں معانی اس کے لغوی مفہوم میں شامل ہیں۔

iii۔ قرآن مجید میں بھی لفظِ ''حدیث'' کا استعمال موجود ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللهِ حَدِيْثًا. (النساء، ٤: ٨٧)

''اور اللہ سے بات میں زیادہ سچا کون ہے''۔

دوسرے مقام پر لفظ ''احادیث'' کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

فَجَعَلْنٰـهُمْ اَحَادِيْثَ. (السباء، ٣٤: ١٩)

''ہم نے انہیں (عبرت کے) فسانے بنا دیا''۔

۳۔ حدیث کا اصطلاحی مفہوم

حدیث کی اصطلاحی تعریف یوں کی گئی ہے:

وهو ما أُضِيفَ إلى رسولِ اللهِ ﷺ قولًا أو فعلًا أو تقريرًا.

''وہ خبر، روایت اور بات جس کی اضافت حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف قولاً، فعلاً یا تقریراً کی جائے''۔

یعنی حضور ﷺ کا کوئی قول مبارک یا فعل مبارک یا کوئی عمل اور بات جو آپ ﷺ کے سامنے کہی گئی اور آپ ﷺ نے اُس کو برقرار رکھا، اِن تینوں صورتوں کو حدیث کہا جاتا ہے۔

(ا) وصفِ خَلقی و خُلقی کا بیان بھی حدیث ہے

حدیث کی تعریف میں یہ تین چیزیں (قول، فعل اور تقریر) معروف ہیں لیکن بعض علماء نے حدیث کے اصطلاحی معنی میں اس امر کا اضافہ کیا ہے: ''اَوْ صِفَةٌ'' کہ آقا علیہ

www.Minhaj.info

السلام کی صفت کا بیان بھی حدیث ہی کہلائے گا۔ اگرچہ آپ ﷺ نے خود اپنی صفت بیان نہیں فرمائی، تاہم اس صفت کا بیان بھی حدیث ہی ہے۔

فالمراد منه: وصفٌ خِلْقِيٌّ أو خُلُقِيٌّ.

اس صفت سے مراد وصفِ خِلقی بھی ہے اور وصفِ خُلقی بھی ہے۔

آپ ﷺ کی خِلقت یعنی آپ ﷺ کے حسنِ مبارک کا بیان بھی حدیث کہلائے گا اور آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ کا ذکر بھی حدیث شمار کیا جائے گا، کیونکہ یہ دونوں حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کی روایت ہیں۔

کتبِ حدیث میں ائمہ حدیث نے بیان کیا ہے کہ حدیث کا مضمون ''ذاتِ مصطفیٰ ﷺ بحیثیت رسول اللہ ﷺ'' ہے۔ اہلِ علم کے اس کلام میں حدیث کے مضمون کی تعریف میں دو باتیں ہیں:

i۔ ذاتِ مصطفیٰ ii۔ بحیثیت رسول اللہ

مگر میں اس پر تعلیقاً کہنا چاہتا ہوں کہ ان دونوں میں فرق نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ. (آل عمران، ۳: ۱۴۴)

''اور محمد (ﷺ بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)''۔

یعنی محمد ﷺ کی ذات اور کچھ نہیں ہے مگر سراپا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ حضور علیہ السلام کی ساری ذاتِ اقدس ہی سراپا رسالت ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے جو مروی ہوگا، وہ بحیثیتِ رسول تصور کیا جائے گا۔ لہٰذا آپ ﷺ کے خِلقی اور خُلقی دونوں طرح کے وصف کا بیان بھی حدیث میں شامل ہے۔

☆ وصفِ خِلقی کے حوالے سے ایک حدیث بطورِ مثال بیان کرتا ہوں۔ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا:

كان رسول الله ﷺ أحسن الناس وجهاً وأحسنهم خَلقاً، ليس بالطويل البائن ولا بالقصير.

(بخاري، الصحيح)، (مسلم، الصحيح)

''رسول اللہ ﷺ بلحاظِ صورت و اخلاق لوگوں میں سب سے حسین تھے، نہ تو زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی پست قد''۔

حضرت براء بن عازبؓ کا یہ فرمان حدیث ہوگی کیونکہ اس میں وصفِ خِلقی کا ذکر ہے۔

☆ وصفِ خُلقی کے حوالے سے حضرت انسؓ کا فرمان بطورِ مثال پیش کرتا ہوں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا:

كان أجود الناس وكان أشجع الناس.

(بخاري، الصحيح)، (مسلم، الصحيح)

''حضور نبی اکرم ﷺ سب سے بڑھ کر سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے''۔

یہ حضور ﷺ کی شجاعت اور آپ ﷺ کے جود وسخا کا بیان ہے۔ وصفِ خُلقی کے بیان کی وجہ سے یہ بھی حدیث ہے۔

(۲) حضور ﷺ کے خواب کا بیان بھی حدیث ہے

حدیث کی تعریف میں بعض اہلِ علم کی طرف سے یہ اضافہ بھی کیا گیا ہے:

وقِيلَ: رُؤْيَا أيضًا، يَعني ما يَرَاهُ النبيُّ ﷺ في المَنَام.

آپ ﷺ کے رؤیا (خواب) بھی حدیث ہیں۔ یعنی حضور علیہ السلام کے خواب (dream) کا بیان بھی حدیث ہے۔ یعنی جو حضور علیہ السلام نے خواب دیکھا وہ بھی حدیث ہے۔ اس حوالے سے محدثین نے لکھا ہے کہ

وهذا لا يَبقَى رُؤْيَا بَلْ يكونُ حديثًا لتَحديْثِهِ بِهِ.

''پہلے وہ خواب تھا مگر اب وہ خواب نہ رہا کیونکہ حضور علیہ السلام نے اسے بیان فرمادیا''۔

گویا جب اسے بیان فرما دیا تو اب وہ آپ ﷺ کے قول میں شمار ہوگیا۔ اگر آپ ﷺ اسے بیان نہ فرماتے تو کسی کو علم ہی نہ ہوتا کہ آقا علیہ السلام کو کوئی خواب آیا تھا۔ حضور ﷺ کا خواب ہمارے علم میں آپ ﷺ کے بیان کرنے سے آیا، لہٰذا وہ عن طریق التحدیث بھی حدیث کے مضمون میں شامل ہوگیا۔ اسی لیے فرمایا گیا کہ نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔ پس جس خواب کو وحی کا درجہ حاصل ہے، اُس کو اصطلاحاً حدیث کا درجہ کیوں نہیں حاصل ہوگا۔

☆ اس حوالے سے درج ذیل احادیث کو بطورِ مثال بیان کررہا ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

www.Minhaj.info

وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِي.

’’میں نیند میں تھا (یعنی سویا ہوا تھا) کہ مجھے زمین کے خزانوں کی ساری کنجیاں عطا کر دی گئیں یہاں تک کہ انہیں میرے ہاتھ پر رکھ دیا گیا‘‘۔ (بخاری، الصحیح، کتاب التعبیر)

اب کوئی مسلمان سارے زمین کے خزانوں کی کنجیاں حضور علیہ السلام کو عطا کرنے کے حوالے سے یہ کہہ کر شک وارد نہیں کرسکتا کہ یہ خواب ہے، لہذا ایسا نہیں ہوا۔ اس شک کی جڑ ہی اس امر سے ختم ہوکر رہ جاتی ہے کہ نبی کا خواب بھی وحی ہے اور یہ حق ہے۔ آقا علیہ السلام نے خواب میں جو کچھ دیکھا وہ بیان فرمایا۔ یہ اُسی طرح حق ہے جیسے بیداری میں جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں، وہ وحی اور حق ہوتا ہے۔ بیداری میں ارشاد اور خواب کے بیان میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ اس خواب کے بیان میں یہ اضافہ ہے کہ اُس سے قبل من جانب اللہ آپ ﷺ کو کچھ دکھایا اور سنایا گیا، آپ سامع بھی بنے اور ناظر بھی بنے اور پھر ہمارے لئے قائل بھی بنے۔

☆ اسی حوالے سے ایک اور مثال حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے جس میں آپ ﷺ نے اپنے ایک اور خواب کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ. قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي رَبِّ. قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ.

’’میں نے اپنے رب تعالیٰ کو انتہائی اچھی صورت میں دیکھا۔ اس نے فرمایا: یا محمد۔ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں حاضر ہوں۔ فرمایا: عالم بالا کے فرشتے کس بارے میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: باری تعالیٰ مجھے معلوم نہیں۔ یہ بات اللہ نے تین مرتبہ پوچھی اور ہر مرتبہ میں نے یہی جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اپنا دستِ قدرت (اپنی شان کے مطابق) میرے شانوں کے درمیان رکھ دیا، یہاں تک کہ دستِ الوہیت کا فیض میں نے اپنے سینے میں محسوس کیا۔ پس کائنات کی ہر چیز میرے اوپر روشن ہو گئی اور میں نے ہر شے کو پہچان لیا‘‘۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فعلمت ما بين السماوات وما في السماوات والأرض.

’’جو کچھ آسمانوں کے درمیان تھا اور جو کچھ زمین اور آسمان میں تھا، میں اُس کو جان گیا‘‘۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فعلمت ما بين المشرق والمغرب.

’’میں نے مشرق ومغرب کے درمیان جو کچھ تھا، سب جان لیا‘‘۔

اللہ تعالیٰ نے علم کا نور دے کر کائناتِ ارض و سماء یعنی تحت الثریٰ سے عرش معلیٰ تک ہر چیز حضور علیہ السلام پر روشن اور واضح کردی۔ یہ ایک طویل حدیثِ مبارک ہے۔ اس حدیث میں متعدد تعلیمات کا بیان ہے اور یہ سب رؤیا (خواب) کے بیان کے ذریعے ہی ہمارے علم میں آئی ہیں۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا اور فرمایا ہے:

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

امام ترمذی مزید کہتے ہیں:

سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ (أي البخاري) عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’میں نے اپنے شیخ امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے‘‘۔

(۳) آپ ﷺ کے افعال سے شریعت تشکیل پاتی ہے

نہ صرف آقا علیہ السلام کا خواب بلکہ آپ ﷺ کی حرکات وسکنات کہ آپ ﷺ اٹھتے، بیٹھتے، کھاتے، پیتے اور تکلم کیسے فرماتے؟ الغرض آپ ﷺ کے جملہ افعال بھی حدیث کا موضوع ہیں کیونکہ اُس سے شریعت تشکیل پاتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک لطیف بات کہوں کہ قرآن اصلاً نہیں صدوراً (صادر ہونے میں) حضور ﷺ کی زبانِ اقدس سے نکلا ہے، لہذا یہ بھی حضور علیہ السلام کا قول ہے مگر یہ آپ ﷺ کا کلام نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىo اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىo

’’اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ اُن کا ارشاد

www.Minhaj.info

سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے‘‘۔ (النجم،۵۳: ۳۔۴)

آیتِ مبارک میں مذکور ’’ھُوَ‘‘ضمیر کے بارے میں ائمہ تفسیر نے دو مرجع بیان کئے ہیں:

۱۔ ’’ھُوَ‘‘ کا مرجع قرآن مجید ہے۔

۲۔ ہر لفظ اور ہر کلمہ جو آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے صادر ہوا، وہ ’’ھُوَ‘‘ کا مرجع ہے۔

امام رازی کی تفسیر کبیر، امام قرطبی کی الجامع لاحکام القرآن سمیت دیگر کتبِ تفسیر نے اس سے بحث کی گئی ہے۔ آقا علیہ السلام اپنی مرضی سے کچھ نہیں بولتے، ’’ھُوَ‘‘ کا مرجع نُطق ہے، یعنی جو لفظ حضور علیہ السلام کی زبان سے نکلتا ہے، وہ صرف وحی ہے جو آپ ﷺ کی طرف کی جاتی ہے۔ قرآن آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے صادر ہوا گویا قرآن کے قرآن ہونے پر سند بھی حضور علیہ السلام کی زبانِ اقدس سے صادر ہوئی کیونکہ اُس کا سماع امت کو براہِ راست جبرائیل امین سے حاصل نہیں ہے بلکہ قرآن کا سماع بھی عن طریق رسول اللہ ہمیں ہوا۔

ھُوَ کلام اللہ تعالیٰ عن طریق فم الرسول ﷺ

مراد یہ ہے کہ آقا علیہ السلام کی زبانِ اقدس سے ہم نے سنا تو جان لیا اور ہمیں معرفت ہوگئی کہ یہ قرآن کلام الٰہی ہے۔

جب قرآن کے اللہ کا کلام ہونے پر ایمان ہم حضور علیہ السلام کی زبان سے سُن کر لائے تو پھر باقی چیزیں جو قرآن سے نچلے درجے کی ہیں اور جو کچھ آپ ﷺ سے صادر ہوا، وہ وحی الٰہی کیوں نہیں ہوگا؟ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کے تحت آپ ﷺ کی جو حرکات و سکنات بھی آپ ﷺ سے ثابت ہوئیں، وہ سب حدیث کے موضوع میں شامل ہیں۔

پس ہم پر حدیث کا ایک وسیع مفہوم واضح ہوگیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قول، فعل، تقریر، وصف (خِلقی و خُلقی) اور خواب کو حدیث کہا جاتا ہے اور یہ تمام حدیث کے موضوعات ہیں۔

میں نے وصفِ نبی ﷺ اور رؤیا نبی ﷺ کی تصریح اس لئے کر دی کہ پہلی تین چیزیں (قول، فعل، تقریر) معروف ہیں اور باقی دو چیزوں کا لوگوں کو اتنا علم نہیں ہے جتنا پہلی تین چیزوں کا ہے۔

☆ حدیث کے موضوع کے حوالے سے یہ اہم چیز بھی ذہن میں رہے کہ اِن مذکورہ پانچوں چیزوں کا بیان خواہ آقا علیہ السلام کی طرف منسوب ہو یا صحابی کی طرف منسوب ہو یا تابعی کی طرف منسوب ہو، ہر ایک پر حدیث کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔

۴۔ السنة

حدیث کے لغوی و اصطلاحی فہم کے بعد ایک اور اصطلاح ’’سنت‘‘ کے مفہوم کو واضح کرتے ہیں۔ سنت اور حدیث کو بعض علماء مختلف معانی دیتے ہیں اور بعض علماء حدیث کے نزدیک یہ دونوں مترادف ہیں۔ اس کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ اصطلاحات باہم مترادف ہیں۔ علماءِ اصول ’’سنت‘‘ کا ایک معنی اپنے انداز سے بیان کرتے ہیں۔۔۔ علماءِ فقہ اپنے انداز سے معنی لیتے ہیں۔۔۔ محدثین اپنی تعریف بیان کر کے حدیث کے مترادف کہتے ہیں۔۔۔ اور علم الکلام کے ماہرین علم العقائد اور اصول الدین پر ’’سنت‘‘ کا اطلاق کرتے ہیں۔ اس طرح ’’سنت‘‘ کے الگ الگ اطلاقات ہیں۔ گویا جیسا جس علم کا موضوع ہے، اُس کے مطابق اہلِ علم اس کے قواعد اور اصطلاحات وضع کرتے ہیں۔

۵. الخبر والأثر

علم الحدیث میں ’’اثر اور خبر‘‘ بھی دو اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں:

i۔خبر: خبر کا لفظ بھی حدیث کے مترادف استعمال ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے شرح النخبة میں کہا کہ دونوں (حدیث اور خبر) کا اطلاق حدیثِ مرفوع پر بھی ہوتا ہے، حدیث موقوف پر بھی ہوتا ہے اور حدیث مقطوع پر بھی ہوتا ہے۔ یعنی کوئی بات آقا علیہ السلام تک براہ راست ثابت ہو، صحابی تک ہو یا تابعی تک ہو اِن سب پر خبر کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ حدیث اور خبر میں عموم اور خصوص مطلق کا تعلق ہے۔ ہر حدیث خبر ہے مگر ہر خبر حدیث نہیں ہے۔

ii۔اثر: جو بات حضور علیہ السلام سے مروی ہو اُس کو بھی اثر کہتے ہیں۔ اس کی جمع آثار ہے۔ کوئی بات صحابی یا تابعی سے مروی ہو، یعنی حدیث مرفوع ہو یا موقوف جمہور محدثین، سلف اور خلف اس پر حدیث کے مترادف کے طور پر ’’اثر‘‘ کا اطلاق کرتے ہیں۔

مثلاً: امام طحاوی کی کتاب ’’شرح معانی الآثار‘‘ ہے۔

www.Minhaj.info

اس میں وہ احادیثِ مرفوعہ، مقطوعہ اور موقوفہ بھی بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح امام محمد بن حسن شیبانی کی کتاب ''الآثار'' ہے۔ امام ابن جریر طبری کی کتاب ''تھذیب الآثار'' ہے۔ اسی طرح حدیث پر بہت سی کتابیں ہیں جن میں ائمہ ''اثر'' اور ''آثار'' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔

۶۔ متن، سند اور اسناد

محدثین کے ہاں جرح و تعدیل کے ذریعے حدیث کے صحیح، حسن یا ضعیف ہونے کا جو حکم لگایا جاتا ہے، اس میں متن بالعموم زیر بحث نہیں آتا، سوائے یہ کہ علم اور فن کی ضروریات میں سے کوئی خاص حاجت اور وجہ پیدا ہو۔ علوم الحدیث میں محدثین کی ساری بحث خواہ اس کا تعلق علم الرجال اور علم الجرح والتعدیل سے ہو یا علم مصطلحات الحدیث سے، وہ صرف سند سے متعلق ہوتی ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب سند، اسناد اور متن کی وضاحت کرتے ہیں:

(۱) سند کیا ہے؟

محدث اور امام ''حَدَّثَنَا'' سے جو روایت شروع کرتا ہے اور صحابی تک یا آقا ﷺ تک اسماء کا ایک پورا تسلسل بیان کرتا ہے، اس کو سند کہتے ہیں۔

الطريق الموصلة إلى المتن. أى أسماء رواته مُرَتَّبَتاً.

وہ طریق یا زنجیر جو متن تک پہنچا دیتی ہے، سند کہلاتی ہے۔ یعنی راویوں کے ناموں کا جو طریق ہے، اُس کو سند کہتے ہیں۔

(۲) اسناد کیا ہے؟

سند اور اسناد مفہوماً مترادف ہیں۔ محدثین نے سند اور اسناد کے لفظ کو ایک ہی معنی کے طور پر استعمال کیا ہے۔

حكايةُ طريقِ المَتْنِ.

متن کے طریق (یعنی سند) کے بیان کو اسناد کہتے ہیں۔

جس حدیث کو ''صحیح'' کہا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ اسے باعتبار سند صحیح قرار دیا جارہا ہے نہ کہ باعتبار متن صحیح کہا جارہا ہے۔ اسی طرح جس حدیث کو ''حسن'' یا ''ضعیف'' کہا جائے تو اُس کی سند کے اعتبار سے اسے حسن یا حدیثِ ضعیف کہا جائے گا۔ کسی حدیث کے متن کے اعتبار سے اس پر ''صحیح''، ''حسن'' یا ''ضعیف'' کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ اسی لئے محدثین کے ہاں کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ ایک حدیث اپنی سند کے اعتبار سے ضعیف ہے مگر متن کے اعتبار سے صحیح ہے۔ اس لئے کہ جب کسی حدیث پر ''ضعیف''، ''حسن'' یا ''صحیح'' کا حکم لگاتے ہیں تو اس کے متن کو دیکھے بغیر فقط سند پر یہ حکم لگاتے ہیں، اس لئے کہ ممکن ہے کہ وہی حدیث کسی دوسرے طریق اور قوی سند سے روایت کی گئی ہو اور اس دوسرے طریق کی وجہ سے وہ صحیح ہوسکتی ہے۔ اس لیے کہا جائے گا فلاں حدیث اس سند کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے یا یہ حدیث اس اسناد کی وجہ سے ''حسن'' ہے یا اس اسناد کی وجہ سے ''صحیح'' ہے۔ اس سے معلوم ہوا کسی حدیث کے اسناد پر ضعف کا حکم لگانا اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ اس حدیث کا مضمون اور متن بھی ضعیف ہے۔ لہٰذا اُس کے دیگر طرق کو بھی دیکھنا ہوگا۔

(۳) متن کیا ہے؟

متن کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ:

هُو أَلفاظُ الحديثِ التى تَتَقَوَّمُ بِهَا المَعَانِي.

''متن حدیث کے وہ الفاظ ہیں جن کے ذریعے معانی قائم ہوتے ہیں''۔ (طیبی، الخلاصۃ) (ابن جماعۃ، المنہل الروي)

امام سیوطی نے التدریب میں کہا:

هُوَ مَا يَنْتَهِي إِلَيْهِ غَايَةُ السَّنَدِ مِنَ الْكَلَامِ.

''متن وہ مضمون ہے جہاں سند کی غایت ختم ہوتی ہے اور حضور علیہ السلام کے کلام کا بیان شروع ہوجاتا ہے''۔

گویا متن وہ مضمون ہے جو ان الفاظ کے بعد شروع ہوتا ہے، مثلاً: عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ... عن أنس ابن مالك قال: قال رسول الله ﷺ... رأيت النبي ﷺ كان يفعل هكذا... سمعت عن النبي ﷺ كان يقول...

ان بنیادی اصطلاحات کی وضاحت کے بعد اب ہم اقسام الحدیث کا تذکرہ کریں گے۔

www.Minhaj.info

الفقہ: آپ کے فقہی مسائل

اسلام میں صلہ رحمی کی اہمیت

اسلام کا مقصود رحم و کرم پر مبنی معاشرے کی تعمیر ہے

علمائے امت کا اتفاق ہے کہ صلہ رحمی واجب اور قطع رحمی حرام ہے

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

اسلام الہامی ادیان میں آخری اور کامل دین ہے جو اخروی نجات کا ضابطہ ہونے کے ساتھ معاشرتی دستور العمل بھی ہے۔ اسلام کا مقصود انسانوں کے باہمی رحم و کرم اور عطف و مہربانی پر مبنی معاشرے کی تعمیر ہے جس کی قیادت محبت و بھائی چارے کے ہاتھ میں ہو اور اس پر خیر و بھلائی اور عطاء و کرم کا راج ہو۔ اسلامی معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان ہے۔ اسلام نے خاندان کی جڑیں مضبوط کرنے اور اس کی عمارت کو پائیدار بنانے کے جو اصول و ضوابط متعین کیے ہیں ان میں سے ایک صلہ رحمی ہے۔ صلہ رحمی سے مراد رشتوں کو جوڑنا، رشتے داروں اور اعزاء و اقربا کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرنا ہے۔

علمائے امّت کا اتفاق ہے کہ صِلہ رحمی واجب اور قطع رحمی حرام ہے۔ احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان سے تعلق جوڑے رکھنے کا حکم آیا ہے۔ صلہ رحمی اتنی اہم معاشرتی قدر ہے کہ تمام شریعتوں میں اس کا مستقل حکم رہا ہے اور تمام امتوں پر یہ واجب ٹھہرائی گئی ہے۔ اولادِ یعقوب علیہ السلام کے توحید پر ایمان لانے اور والدین سے حسنِ سلوک کے بعد اعزا و اقرباء سے صلہ رحمی کا عہد لیا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِيٓ إِسْرَآئِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَّذِي الْقُرْبَى. (البقرة، ۲: ۸۳)

’’اور (یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا (کسی اور کی) عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور قرابت داروں کے ساتھ (بھلائی کرنا)‘‘۔

یہ حکم امتِ محمدیہ ﷺ پر بھی لازم کیا گیا اور صلہ رحمی کرنے والوں سے آخرت میں اُس حسین گھر کا وعدہ کیا گیا ہے جو گل و گلزار سے سجا ہوگا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ. (الرَّعد، ۱۳: ۲۱)

’’اور جو لوگ ان سب (حقوق اللہ، حقوق الرسول، حقوق العباد اور اپنے حقوقِ قرابت) کو جوڑے رکھتے ہیں، جن کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اور اپنے رب کی خشیّت میں رہتے ہیں اور برے حساب سے خائف رہتے ہیں (یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کا گھر ہے)‘‘۔

اور قطع تعلق کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ. (الرَّعد، ۱۳: ۲۵)

’’اور جو لوگ اللہ کا عہد اس کے مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان تمام (رشتوں اور حقوق) کو قطع کر دیتے ہیں جن کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اور زمین میں فساد انگیزی کرتے ہیں انہی لوگوں کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے‘‘۔

www.Minhaj.info

مزید یہ کہ قطع رحمی کو فساد فی الارض کے جیسے گھناؤنے جرم کے ساتھ ذکر کر کے اسے منافقت کی علامت قرار دیا اور اس کے مرتکبین کی تہدید کرتے ہوئے فرمایا:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ. (محمّد، ۴۷: ۲۲)

''پس (اے منافقو!) تم سے توقع یہی ہے کہ اگر تم (قتال سے گریز کر کے بچ نکلو اور) حکومت حاصل کر لو تو تم زمین میں فساد ہی برپا کرو گے اور اپنے (ان) قرابتی رشتوں کو توڑ ڈالو گے (جن کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مواصلت اور مودّت کا حکم دیا ہے)''۔

رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ایک امتیازی اور نمایاں وصف یہ ہے کہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے اور ان کے ساتھ محبت و خیرخواہی سے پیش آتے۔ یہ خوبی آپ ﷺ کے مزاج مبارک میں رچ بس گئی تھی اور آپ ﷺ کی زندگی کا ایک جزو لاینفک بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ قدرے گھبرا کر گھر تشریف لائے، اپنی مونس و غمخوار رفیقۂ حیات حضرت خدیجہ ؓ کے سامنے پوری صورتِ حال رکھی تو وہ آپ ﷺ کو ان الفاظ میں تسلی دیتی ہیں اور ہمت بندھاتی ہیں کہ:

كلا والله ما يخزيك الله ابدا، إنك لتصل الرحم، وتحمل الكل، وتكسب المعدوم، وتقرى الضيف، وتعين على نوائب الحق.

''اللہ کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ ﷺ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ ﷺ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ ﷺ امرِ حق کا ساتھ دیتے ہیں''۔

(بخاری، الصحیح، کِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ، رقم الحدیث:۳)

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت کے آغاز سے ہی ایمانیات کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی کی دعوت کا بھی اہتمام فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے شروع میں ہی مکہ مکرمہ آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے پوچھا آپ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نبی ہوں۔ میں نے پوچھا: نبی کا کیا معنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ نے اپنا رسول و پیامبر بنایا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ نے آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی کرنے، بتوں کو توڑنے اور اللہ کی توحید و یکتائی کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔ (مستدرک حاکم)

نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ آئے تو سب سے پہلے آپ ﷺ نے جن امور کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کروائی، ان میں سے ایک صلہ رحمی بھی ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے اور آپ ﷺ نے جو باتیں کیں ان میں سے جو میں نے سنا، سب سے پہلے آپ ﷺ نے فرمایا! اے لوگو! سلام کو عام کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، راتوں کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں تم نماز ادا کرو، اس طرح آسانی وسلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضرت ابو ذر غفاری ؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل یعنی نبی اکرم ﷺ نے مجھے ان اچھی خصلتوں کی وصیت فرمائی:

بِأَنْ لَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَأَوْصَانِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَأَوْصَانِي أَنْ أَصِلَ رَحِمِي وَإِنْ أَدْبَرَتْ، وَأَوْصَانِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَأَوْصَانِي أَنْ أَقُولَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، وَأَوْصَانِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

میں (دنیاوی حوالہ سے) اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھوں، مجھے مساکین سے محبت رکھنے اور ان کے قریب رہنے کی وصیت فرمائی۔ اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ

www.Minhaj.info

(رشتہ دار) مجھ سے منہ پھیر لیں، اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں، اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں حق بات کہوں خواہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو، اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں لا حول ولا قوۃ إلا باللہ کے ذکر کی کثرت کروں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (ابن حبان فی الصحیح، کتاب البر والإحسان، باب صلۃ الرحم، ۲/۱۹۴، الرقم: ۴۴۹)

''رسول اللہ ﷺ نے صلہ رحمی کو رزق میں کشادگی کا سبب قرار دیا۔ امیر المؤمنین سیدنا علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ: من سرہ ان یمد لہ فی عمرہ و یوسع لہ فی رزقہ، و یدفع عنہ میتۃ السوء فلیتق اللہ ولیصل رحمہ. (المسند لاحمد بن حنبل، ۳: ۲۶۶)

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے اپنی عمر دراز، رزق وسیع اور بری موت سے دور ہونے جیسے خوشی والے امور درکار ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رشتوں کو جوڑے''۔

حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اعجل الخیر ثوابا صلۃ الرحم حتی ان اھل البیت لیکونون فجرہ فتمنوا اموالھم و یکثر عددھم اذا تواصلوا.

بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب پانے والا عمل صلہ رحمی ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاسق ہوتے ہیں اور ان کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب وہ آپس میں صلہ رحمی کریں۔ (السنن الکبری للبیھقی، ۱۰/۲۶)

درج بالا آیات و روایات سے صلہ رحمی کی اہمیت اور قطع رحمی کی ممانعت واضح ہوتی ہے۔ رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے تعلق میں ہمیشگی کو ملحوظ رکھنا، ان کی مدد و خیرخواہی کرنا، ان کی غمی خوشی اور دکھ درد میں شریک ہونا، تقاریب وتہواروں میں انہیں مدعو کرنا، ان کی دعوتوں میں شرکت کرنا اور اس طرح کے دیگر امور صلہ رحمی میں شامل ہیں۔

صلہ رحمی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ رشتے داروں سے ان کے رویے کے مطابق سلوک کیا جائے، اگر ایسا کیا جائے تو یہ درحقیقت مکافات یعنی ادلہ بدلہ ہے کہ کسی رشتے دار نے تحفہ بھیجا تو اس کے بدلے تحفہ بھیج دیا، وہ آیا تو بدلے میں اس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صلہ رحمی یہ ہے کہ رشتے دار تعلق توڑنا چاہے تو اس تعلق کو بچانے کی کوشش کی جائے، وہ جدائی چاہے، بے اعتنائی برتے تب بھی اس کے حقوق و مراعات کا خیال رکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

لیس الواصل بالمکافیء، ولکن الواصل الذی إذا قطعت رحمہ وصلھا.

''صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ چُکائے، بلکہ جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑ دے''۔ (بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافی، ۴: ۹۸، رقم الحدیث: ۵۹۹۱)

حضرت حذیفہ بن الیمان ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تکونوا إمعۃ، تقولون: إن احسن الناس احسنا وإن ظلموا ظلمنا، ولکن وطنوا انفسکم، إن احسن الناس ان تحسنوا وإن اساءوا فلا تظلموا.

''تم لوگ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑنے والے نہ بنو یعنی اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر ہمارے اوپر ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ اپنے آپ کو اس بات پر آمادہ کرو کہ اگر لوگ تمہارے ساتھ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر بدسلوکی کریں تو تم ظلم نہ کرو''۔

(ترمذی، کتاب البر و الصلہ، باب ماجاء فی الاحسان والعفو، ۳: ۴۰۵، حدیث: ۲۰۱۴)

درج بالا احادیثِ مبارکہ سے صلہ رحمی کا یہی مفہوم واضح ہوتا ہے کہ رشتے داروں کے برے سلوک کے باوجود صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے، جب وہ محروم کریں تب بھی انہیں عطا کیا جائے، وہ ظلم کریں تو معاف کیا جائے۔ اگر رشتہ دار روٹھیں، قطع تعلقی اختیار کرنا چاہیں، بول چال بند کر دیں تو خود ان کے پاس جا کر انہیں منایا جائے۔ یقیناً یہ رویہ نفس پر

www.Minhaj.info

بہت گراں ہے اور شیطان ہمیشہ طرح طرح کے وسوسے ڈال کر ایسا کرنے میں رکاوٹ بنا رہے گا مگر ان اعمال کا اجر خدا کے حضور بہت بڑا ہے۔ صلہ رحمی کا حکم اس اصرار اور اہتمام کے ساتھ دینے کا سبب بھی یہی ہے کہ اس پر حقیقی روح کے ساتھ عمل کرنے میں شدید مشکلات پیش آتی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ احادیث بیان فرما رہے تھے، اس دوران فرمایا:

ہر قاطع رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی حضرت ابوہریرہ کے اعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضر ہو کر جب پوچھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس مجلس میں قاطع رحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر اللہ کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔

(اَلزَّواجِرُ عَنِ اقتِرافِ الکبائِر، ج:۲،ص:۳۵۱)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ صلہ رحمی ہر مسلمان پر واجب ہے۔ رشتے داروں کی بے اعتنائی، ناشکری اور زیادتی کے باوجود ان سے حسنِ سلوک کا حکم دیا گیا ہے، تاہم قرآن وسنت کے احکام کی روشنی میں قطع رحمی کرنے والے رشتے داروں کے متعلق تین طرح کے رویے ہو سکتے ہیں:

۱۔ کوئی رشتے دار اگر زیادتی کرے تو زیادتی کا بدلہ لے لیا جائے مگر تعلقات منقطع نہ کیے جائیں۔ مطلب یہ کہ اگر کہیں ملاقات ہو جائے تو سلام دعا کرنے کی صورت باقی رہے۔

۲۔ ایسے رشتے دار کے ساتھ صرف غمی اور خوشی کا تعلق رکھا جائے اور عام حالات میں اس سے میل ملاقات نہ رکھی جائے۔ تاہم اگر کوئی شدید ضرورت سامنے آجائے تو اس کی مدد سے بھی گریز نہ کیا جائے۔

۳۔ ایسے رشتے داروں کی زیادتیوں کو نظر انداز کیا جائے اور ان سے حسنِ سلوک اور مہربانی کا برتاؤ جاری رکھا جائے۔

ان میں سے پہلا رویہ اختیار کرنے پر انسان گناہ گار نہیں ہوگا۔ دوسرے رویے کا فائدہ یہ ہے کہ نیکی کے مواقع ضائع نہیں ہوں گے اور تیسرا رویہ احسان کا ہے جو فضیلت کا باعث ہے۔ اللہ کی رضا زیادہ زیادہ حاصل کرنا پیش نظر ہو تو اسی تیسرے رویہ کو اختیار کرنا چاہیے۔

❁❁❁❁❁

ڈائریکٹر انٹرفیتھ ریلیشنز سہیل احمد رضا کی دبئی میں World Tolerance Summit 2019 میں شرکت

تحریک منہاج القرآن کی ''نظامتِ انٹرفیتھ ریلیشنز'' کے ڈائریکٹر سہیل احمد رضا نے دبئی میں منعقدہ World Tolerance Summit 2019 میں خصوصی شرکت کی۔ دو روزہ کانفرنس 3 اور 4 نومبر 2019ء کو مدینۃ جمریہ کانفرنس اینڈ ایونٹس سنٹر دبئی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا انعقاد دبئی کی وزارتِ ثقافت نے کیا تھا۔ اس کانفرنس میں 105 ممالک سے مندوبین شریک ہوئے اس کانفرنس میں نامور اسکالرز اور محققین و مصنفین کی بین المذاہب رواداری پر لکھی گئی کتب کی نمائش بھی ہوئی، مندوبین کے درمیان بین المذاہب روا داری پر مذاکرے اور ڈائیلاگ سیشن بھی ہوئے کانفرنس کے کتب سٹال میں سہیل احمد رضا نے منہاج القرآن کی طرف سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی انگریزی و عربی کتب کی نمائش کی۔ اس موقع پر سہیل احمد رضا نے کنگ عبدالعزیز سنٹر فار نیشنل ڈائیلاگ ریاض کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ بن محمد الفوزان کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا دہشت گردی کے خلاف فتویٰ کا عربی نسخہ بھی پیش کیا۔ اس کے علاوہ کانفرنس میں مختلف اسکالرز، نمائندگان، مصنفین، رہنماؤں اور شرکاء کو بھی سہیل احمد رضا نے شیخ الاسلام کی مختلف انگلش و عربی کتب بطور تحفہ پیش کیں، جنہیں انہوں نے بے حد سراہا۔

www.Minhaj.info

خدمتِ خلق کا وسیع مفہوم

اپنے بھائی کیلئے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے

انبیائے کرام علیہم السلام نے فریضہ نبوت کی ادائیگی کے ساتھ خدمتِ خلق بھی کی اور اس خدمت کے بدلے کوئی معاوضہ قبول نہیں کیا

اہل وعیال پر حلال کمائی سے خرچ کی جانے والی رقم بھی صدقہ ہے

ڈاکٹر علی اکبر الازہری

انبیاء کرام علیہم السلام کی ہستیوں کا ایک امتیازی پہلو یہ ہے کہ انہوں نے فریضۂ نبوت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ معاشرے کی خدمت بھی کی اور اس خدمت کے بدلے کوئی معاوضہ قبول نہیں کیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اس وصف کو قرآن مجید نے یوں بیان کیا، فرمایا:

لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا. (الانسان، ۷۶:۹)

''نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکر گزاری کے (خواہشمند) ہیں''۔

انبیاء کرام علیہم السلام خدمتِ خلق کا اجر صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے اور صرف یہ کہتے کہ:

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللهِ (سبا، ۳۴: ۴۷)

''میرا اجر صرف اللہ ہی کے ذمّہ ہے''۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے اسی اخلاق و کردار کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے وحیٔ الٰہی کی پہلی آمد کے موقع پر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے تسلی دیتے ہوئے آپ ﷺ کی جن خصوصیات کو گنوایا، اس میں خدمتِ خلق کا پہلو بہت نمایاں ہے۔ آپؓ فرماتی ہیں:

والله ما يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقرى الضيف وتعين على نوائب الحق.

''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی آپ ﷺ کو رسوا نہیں کرے گا، آپ ﷺ رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں۔ لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، بے روزگاروں کو کمانے کے قابل کرتے ہیں، مہمانوں کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور لوگوں کی جائز مصیبت میں ان کی مدد کرتے ہیں''۔

شاہِ حبشہ نجاشی کے دربار میں جب حضور نبی اکرم ﷺ اور دینِ اسلام کے تعارف کا موقع آتا ہے تو جعفر طیارؓ کا بیان قابلِ توجہ ہے، انہوں نے نجاشی کے دربار میں کھڑے ہوکر فرمایا:

اے بادشاہ! ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، ہمسایوں کو ستاتے تھے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا، زبردست زیردستوں کو کھا جاتے تھے، اسی اثناء میں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا۔ اس نے ہمیں تعلیم دی کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں، سچ بولیں، خونریزی سے باز آئیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں۔ ہمسایوں کو آرام دیں، عفیف عورتوں پر بدنامی کا داغ نہ لگائیں۔ (مسند احمد، ج۱، ص۲۰۲)

اسی طرح اسلام قبول کرنے سے قبل حضرت ابوسفیان کا بیان بھی ملاحظہ کریں جو انہوں نے قیصرِ روم کے دربار میں دیا تھا۔ اس بیان میں انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کا جو نقشہ کھینچا، اس سے آپ ﷺ کی شخصیت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ بادشاہ کے سوالات پر ابوسفیان نے نہ چاہتے ہوئے بھی آپ ﷺ کی ہر خوبی و کمال کا اعتراف کیا۔ جب ہرقل نے ابوسفیان سے آپ ﷺ کی تعلیمات کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا:

يقول اعبدو الله وحده ولا تشركوا به شيئا واتركوا ما يقول آبائكم ويامرنا بالصلوة والصدق

www.Minhaj.info

والعفاف والصلة. (صحیح البخاری، باب بدء الوحی، ج۱، ص۵)

''وہ کہتے ہیں، تنہا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، تمہارے باپ دادا جو کہتے ہیں اسے ترک کردو، وہ نماز، صداقت، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں''۔

خدمتِ خلق کا وسیع مفہوم

حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ غریبوں، غلاموں، یتیموں اور بیواؤں کی خدمت کی اور ان کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے خدمتِ خلق کو ایک وسیع مفہوم میں بیان فرمایا۔ ذیل میں اس کے چند مظاہر کا تذکرہ درج کیا جارہا ہے:

۱۔ مسکرا کر ملنا

خدمت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کے لیے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ حالانکہ اس مسکراہٹ سے بظاہر اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا مگر حقیقت میں یہ خیر سگالی جذبات کا اظہار ہے۔ اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا: جو اللہ اور یومِ آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے اچھی بات کہنی چاہئے ورنہ خاموشی اختیار کرے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف، ج۷، ص۱۰۴)

یعنی لوگوں کو ذہنی ایذاء نہ دینے کو بھی اچھا عمل قرار دے کر خدمت کے زمرے میں شامل کیا ہے۔

۲۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اگر وہ نہیں دے سکتا تو پھر کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے ہاتھوں سے محنت کرنی چاہئے، اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرسکے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ صاحبِ حاجت کی اعانت کرے۔ کہا گیا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرسکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھلائی یا معروف کا حکم دے۔ حاضرین نے کہا کہ اگر وہ نہ کرسکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

فليمسك عن الشر فانه له صدقه

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقۃ، ج۷، ص۷۹)

''وہ برائی کرنے سے رک جائے یہی اس کا صدقہ ہے''۔

۳۔ جملہ نیک اعمال کی انجام دہی

نبی کریم ﷺ نے خدمت کے مفہوم کو مزید وسعت دیتے ہوئے فرمایا:

كل معروف صدقة

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقۃ، ج۷، ص۷۹)

ہر اچھا کام صدقہ ہے (اگرچہ وہ اچھا کام زبان سے ہو یا جسم سے۔)

اس کو ایک روایت میں ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں، ان میں افضل اور برتر شاخ **لا الٰہ الا اللّٰہ** کا قول ہے اور ادنیٰ شاخ **اماطة الاذى عن الطريق** راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان)

یعنی راستہ میں پتھر یا درخت یا گندگی پڑی ہے جس سے گذرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، اسے ہٹادینا بھی نیکی ہے۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو جنت میں چلتے پھرتے دیکھا (اور اس کے جنت میں جانے کی نیکی یہ تھی) اس نے راستہ میں موجود ایک درخت کاٹ دیا تھا جس سے راہ چلتے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، فصل ازالۃ الاذی عن الطریق)

اس خدمت کے دائرہ کو امیر وغریب دونوں پر وسعت دیتے ہوئے فرمایا:

كل معروف يصنعه احدكم الى غنى او فقير فهو صدقة.

''ہر وہ کام جو کسی غریب کو فائدہ پہنچانے کے لیے کیا جائے یا امیر کو فائدہ پہنچانے کے لیے کیا جائے، وہ صدقہ ہے''۔ (درمنثور، ج۳، ص۲۵۷)

۴۔ اہل وعیال اور یتیموں کی خدمت

انسان اگر اپنا اور اپنے اہل وعیال بیوی بچوں کا خرچ اٹھاتا ہے اور ان کے مسائل حل کرتا ہے تو اگرچہ یہ کام وہ اپنے لیے کررہا ہے لیکن اسلام نے اس خدمت کو بھی اس کے لیے

www.Minhaj.info

باعثِ ثواب قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

کل معروف صدقة و کل ماانفق الرجل علی نفسه واهله کتب له به صدقة له وما وقی به عرضه کتب له صدقة. (جامع الصغیر للسیوطی، ج۲،ص۹۴)

’’ہر نیک کام صدقہ ہے اور انسان جو حلال کمائی کی رقم اپنے یا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی اس کی جانب سے صدقہ کی مد میں لکھ لیتے ہیں، جو بچتا ہے وہ بھی صدقہ میں شمار کیا جاتا ہے‘‘

حالانکہ اس نے یہ خرچ اپنی اولاد کی محبت میں کیا مگر اسے بھی عبادت سمجھا گیا۔ دوسری جگہ فرمایا:

الخلق کلهم عیال الله واحب الخلق الی الله من احسن الی عیاله. (مشکوۃ المصابیح، کتاب الادب، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، ج۲،ص۶۱۳)

’’تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کے نزدیک محبوب وہ ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے‘‘۔

☆ زمانہ جاہلیت میں عرب اپنی بچیوں کو زمین میں زندہ گاڑ دیا کرتے تھے۔ رحمتِ دو عالم ﷺ نے اس ظالمانہ اور قبیح رواج کا یکسر خاتمہ کردیا۔ پھر بھی بعض لوگ بیٹیوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے پوچھا ’’یارسول اللہ ﷺ اگر کسی شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور بیٹا کوئی نہ ہو تو پھر؟‘‘

حضور ﷺ نے فرمایا ’’دو یا تین تو کیا اگر کوئی شخص اپنی ایک ہی بیٹی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اسے اچھی تربیت دے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے بچالے گا۔ یعنی دو یا تین یا زیادہ بیٹیوں سے حسنِ سلوک تو اور بھی زیادہ اجروثواب کا مستحق بنادیتا ہے۔

☆ رحمتِ عالم ﷺ بچوں پر نہایت شفیق و رحیم تھے اور اس میں دوست اور دشمن کے بچے کی کوئی تخصیص نہ تھی۔ بچے آپ کو دیکھتے تو لپک کر آپ کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ آپ ﷺ بھی بچوں کو گود میں اٹھاتے، پیار کرتے اور کوئی کھانے کی چیز عنایت فرماتے۔ کبھی کھجوریں، کبھی تازہ پھل اور کبھی کوئی اور چیز۔ کافروں سے جنگ ہوتی تو حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کو حکم دیتے کہ دیکھو کسی بچے کو مت مارنا، وہ بے گناہ ہیں، انہیں کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ ایک بار فرمایا کہ جو کوئی بچوں کو دکھ دیتا ہے، اللہ اس سے ناراض ہوجاتا ہے۔

۵۔ بیوہ اور مسکین کی خدمت

حضور اکرم ﷺ سے پہلے دنیا میں بیوہ عورتیں سماج میں بڑی کسمپرسی کی زندگی گذارتی تھیں۔ بیوہ عورت وارث کی ملکیت بن جاتی تھی اور وہ مالک ان کے ساتھ ہر قسم کا غیر انسانی سلوک کرتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے بیوہ عورتوں کو اس ذلت سے نکالا اور اسے سماج میں عزت کا مقام عطا کیا۔ خود حضور ﷺ نے آٹھ بیوہ عورتوں کو اپنے حرم پاک میں داخل کیا اور بیوہ کے ساتھ نکاح کو اپنی سنت بنادیا۔ بیوہ کی خدمت کو جہاد کے برابر درجہ عطا فرمایا۔

نبی کریم ﷺ نے بیواؤں کی خدمت کو عظیم نیکی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

’’بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا ایسا ہے جیسا خدا کی راہ میں کوشش کرنے والا۔ راوی کہتا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا جیسے وہ نمازی جو نماز سے نہیں تھکتا اور روزہ دار جو اپنا روزہ نہیں توڑتا‘‘۔

(صحیح مسلم، کتاب الزہد، باب الاحسان الی الارملۃ، ج۸،ص۲۲۱)

دوسری حدیث میں فرمایا:

الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل الله وکالذی یصوم النهار ویقوم اللیل.

(صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الساعی علی الارملۃ، ج۷،ص۷۶)

’’بیوہ اور غریب کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا خدا کی راہ کے مجاہد کی طرح ہے اور اس کے برابر ہے جو دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر نماز پڑھتا ہے‘‘۔

آپ ﷺ کی یتیم پروری اور غریب نوازی ایک مسلمہ حقیقت تھی، جسے دوست دشمن سب تسلیم کرتے تھے۔ بیواؤں کی خدمت کی بہت سی صورتیں تھیں: ان کی مالی مدد کرنا، ان کا سودا سلف بازار سے لادینا، ان کی شادی کروادینا، ان کی اولادوں کی شادی کروادینا اور ان کے مسائل حل کرنا وغیرہ۔

۶۔ مخلصانہ مشورہ یا سفارش

انسان قدم قدم پر اچھے مشورہ کا محتاج ہوتا ہے۔ زندگی کی

www.Minhaj.info

پیچیدہ راہوں میں اسے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے حق کے حصول کے لیے سفارش کی ضرورت پڑتی ہے۔ بالخصوص آج کے مروجّہ قوانین میں انسان کو صاحبِ علم سے مشورہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ وکلاء اور ماہرینِ تجارت وصنعت اور زراعت سے مشورہ چاہئے ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مشورہ امانت ہوتا ہے۔ اس لیے جو شخص مشورہ مانگے اسے پوری دیانت و امانت کے ساتھ صحیح مشورہ دیا جائے، اس میں اس کا دنیاوی و اخروی اجر ہے۔

اگر کوئی کسی مشکل میں پھنس جائے یا پولیس ناجائز طریقے سے گرفتار کرلے یا غلط الزام لگ جائے تو اس کی رہائی کے لیے سفارش کرنا، اس کو سزا سے بچانے کے لیے سفارش کرنا یا کسی بے روزگار کو روزگار دلانے کے لیے اس کی سفارش کرنا بھی باعثِ ثواب ہے بشرطیکہ اس سفارش سے کسی حق دار کی حق تلفی نہ ہورہی ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من دل علی خیر فله نصف اجر فاعله.

(صحیح مسلم، کتاب الامارہ، باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ)

”جس کسی نے خیر کی طرف رہنمائی کی تو اسے اس پر عمل کرنے والے کا نصف اجر ملے گا“۔

ابو موسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ

انه کان اذا اتاه السائل او صاحب الحاجة قال اشفعوا فلتوجروا او یقضی الله علی لسان رسوله ماشاء.

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب فی المشیۃ والارادۃ، ج۸،ص۹۳)

”رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی سائل یا ضرورت مند آتا تو آپ ﷺ فرماتے، سفارش کرو تاکہ تمہیں اجر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے“۔

ایک دوسری حدیث حضرت عائشہؓ سے یوں مروی ہے کہ ”جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو کسی صاحبِ اقتدار سے ملوانے، اس کو فائدہ پہنچوانے یا اس کی کسی مشکل کو حل کروانے کے لیے لے کر گیا تو گویا اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس مسلمان کی قیامت کے دن صراطِ مستقیم پر سے گذرتے ہوئے مدد کرے گا جہاں سے گذرتے ہوئے لوگوں کے قدم ڈگمگا جائیں گے“۔

(صحیح ابنِ حبان، کتاب البر والصلۃ، ص۲۶۰)

حکومت نے لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے جن افراد کو ذمہ داریاں سونپی ہیں، انہیں اس پر غور کرنا چاہئے کہ مخلوقِ خدا کی اس تناظر میں خدمت کرنا کتنا بڑا اجر ہے حتی کہ صرف سفارش کرکے کسی کو اس کا حق دلانا بھی خدمتِ خلق کی بہترین شکل اور بہترین اجر کا ذریعہ ہے۔

۹۔ مظلوموں کی مدد

خدمتِ خلق کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ معاشرہ میں جن افراد و طبقات پر ظلم ہورہا ہو یا ان کے ساتھ زیادتی کی جارہی ہو تو ان کی مدد کی جائے۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ایمان کا پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان طاقت کے ذریعہ اس برائی یا ظلم و زیادتی کو روکے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ زبان سے روکے، اس کے خلاف زبان وقلم سے احتجاج کرے اور ایمان کا آخری درجہ یہ ہے کہ اسے دل سے برا سمجھے۔

ظالم و مظلوم دونوں کی مدد کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انصر اخاك ظالما او مظلوما.

”اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم“۔

یعنی ظالم ہے تو ظلم سے روکو، مظلوم ہے تو اس کو ظلم سے بچاؤ۔ حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا ہے اس میں سے ایک یہ ہے کہ مظلوم کی مدد کی جائے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب تشمیت العاطس)

امام نوویؒ نے مظلوم کی مدد کو فرض کفایہ قرار دیا ہے۔ اگر کسی کا گھر برباد کیا جارہا ہو، کسی کو قتل کیا جارہا ہو یا اس کی عزت و آبرو لوٹی جارہی ہو تو دوسروں پر اس کی مدد کرنا لازم ہے اگر کوئی مدد نہیں کرے گا تو سب گناہگار ہوں گے اور اس میں کوئی تخصیص نہیں کہ مظلوم مسلم ہو یا غیر مسلم۔ اسی طرح دوسرے مقام پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

www.Minhaj.info

دعوۃ المظلوم تستجاب و ان کان کافرا.

''مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو''۔ (مسند احمد، ج ۳، ص ۵۳)

اگر معاشرہ کے افراد اس حدیث پر عمل شروع کریں تو آج ہی ملک سے ظلم، قتل عام، بھتہ خوری اور لوٹ مار کا سلسلہ ختم ہوسکتا ہے۔ اگر ہر کوئی ایک دوسرے کا تماشہ دیکھتا رہے گا تو ظلم وستم کا یہ بازار یونہی گرم رہے گا اور ہوسکتا ہے کہ مستقبل میں ہم بھی اس کی زد میں آجائیں۔ ❁❁❁❁❁

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ محترم چوہدری عبدالغفار سنبل اور محترم چوہدری محمد طاہر سنبل (ضلعی صدر TMQ لودھراں) کے والد، محترم صوبیدار (ر) محمد سلیم (صدر TMQ این اے 52 اسلام آباد) کے خالو، محترم غلام شبیر کے دوست (محترم ظفر صاحب (گجرات) کی اہلیہ، محترم محمد عرفان (گجرات) کا بھتیجا، محترم سید خالد (گجرات) کے والد محترم سید عنایت، محترم محمد اسلم جاوید (رفیق TMQ) کی والدہ اور بھائی محترم ملک ثناء اللہ، محترم امجد انور ایڈووکیٹ (مریدکے) کی والدہ، محترمہ روبینہ کوثر (لائف ممبر مریدکے) کے والد محترم محمد بشیر، محترم منیر احمد چشتی (UC-4 حافظ آباد) کی والدہ، محترم علامہ رمضان (حافظ آباد) کے بھائی، محترم محمد ابراہیم بھٹی (حافظ آباد) کے نانا، محترم صابر حسین گجر (حافظ آباد) کے بڑے بھائی، محترم ناصر رضا گوندل (حافظ آباد) کے والد محترم حکیم محمد نواز گوندل، محترم چوہدری محمد لطیف (صدر TMQ کوٹلہ ارب علیخان) کی جواں سالہ بھانجی، محترم مختار احمد (کوٹلہ) کے چچا محترم بہادر خان لنگڑیال، محترم ملک مختیار حسین اولکھ (بھکر) کی والدہ، محترم سعید احمد خان غوری (بھکر) کے والد محترم منیر احمد خان، محترم مختیار احمد غوری (بھکر) کے تایا محترم بشیر احمد خان، محترم ملک محمد رمضان بھدا (بھکر) کا بھتیجا محترم عبدالجبار، محترم ملک محمد نصر اللہ چھبورا (بھکر) کا بھائی محترم نعمت اللہ، محترم محمد ارشد معصومی (بھکر) کی ہمشیرہ، محترم ملک منظور حسین راں (بھکر) کی ہمشیرہ، محترم تنویر احمد (کامونکی) کے والد، محترم احمد کرامت (فیصل آباد) کی اہلیہ، محترم چوہدری محمد سرور چدھڑ (پنڈی بھٹیاں) کی والدہ، محترم حاجی ریاض احمد سدیدی (حویلی لکھا) کے بھائی محترم فیاض الحق، محترم علامہ سہیل احمد قادری (ناظم تربیت سنٹرل پنجاب) کے چچا، محترم محمد رفیق ملتانی (جھنگ)، محترم محمد خالد رمضان (رسولپور تارڑ) کے بھائی محترم حاجی عبدالغفور، محترم قاری اللہ دتہ (پیروشاہ گجرات) کی والدہ، محترم محمد رشید (نور پور پاکپتن) کی والدہ، محترم محمد خالد صدیقی (گوجرانوالہ) کی والدہ، محترم محمد افضل طاہر (حویلی لکھا) کا بیٹا، محترم حافظ عبدالخالق (کھڈیاں) کی والدہ، محترم رانا عاشق علی (جڑانوالہ) کی والدہ، محترم ماسٹر عبدالستار (نوشہرہ ورکاں)، محترم سیٹھ منظور احمد (نوشہرہ ورکاں) کے بھائی، محترم توحید احمد (جڑانوالہ) کی والدہ، محترم ماسٹر عبدالرزاق گوندل مرحوم (حافظ آباد) کے والد، محترم حکیم رفعت اشفاق (گوجرانوالہ) کے والد، محترم محمد فرقان چٹھہ (چک 34 مریدکے) کی والدہ، محترم نصر اقبال ساجد (خرم چوریڑہ پنڈی بھٹیاں) کی بھتیجی، محترم رانا صابر حسین (گوجرانوالہ) کی والدہ، محترم عبدالقیوم ہنجرا (گوجرانوالہ) کے بھائی، محترم ڈاکٹر اعجاز احمد (پنڈی بھٹیاں) کے بڑے بھائی، محترم حاجی محمد رفیق انجم تو گیروی (حویلی لکھا) کی والدہ، محترم عطاء اللہ چدھڑ (چک بھٹی) کے بھائی، محترم قاری محمد افضل (شاہکوٹ)، محترم میاں محمد وسیم عباس (گجیانہ نو) کی ہمشیرہ، محترم میاں منصور احمد (نیکوکارہ بہک احمد یار)، محترم سرفراز احمد دھوتڑ (بہک احمد یار) کی والدہ، محترم علامہ میاں غلام ربانی (ٹھٹھہ گاھرہ) کا بیٹا، محترم میاں محسن (پسرور) کے نانا، محترم خادم حسین انصاری (گوجرانوالہ) کی بھابھی، محترم محمد یاسین (شیخوپورہ) کی ہمشیرہ، ثنا خوان مصطفی محترم احمد فراز نعیمی (حویلی لکھا)، محترم رانا محمد اجمل (خانقاہ ڈوگراں) کے والد، محترم علامہ اسد اللہ خان (حویلی لکھا)، محترم چوہدری تاج محمد چدھڑ (لودھرے) کی بھابھی، محترم حاجی مظہر حسین چدھڑ (کوٹ بیلہ) کے بھائی، محترم میاں محمد عرفان انصاری (گوجرانوالہ) کی ہمشیرہ اور محترم شیخ ولی محمد پراچہ (حویلی لکھا) کے بھائی قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت وبخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالٰی مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

www.Minhaj.info

منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں میلاد ڈنر

گورنر پنجاب چودھری محمد سرور، صوبائی وزراء، معروف سیاسی، سماجی، مذہبی، ادبی شخصیات کی شرکت

پبلک ریلیشنز، ریسورسز اینڈ ڈویلپمنٹ اور مرکزی میڈیا سیل کے اشتراک سے پروقار تقریب منعقد کی گئی

رپورٹ: عبدالحفیظ چودھری

تحریک منہاج القرآن کی پہچان اور انفرادیت محبت وعشق مصطفیٰ ﷺ کا فروغ ہے۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے ہر سال جشن میلاد مصطفیٰ ﷺ کی ملک گیر تقاریب کا اہتمام عقیدت، احترام، مذہبی جوش و جذبہ اور نہایت تزک و احتشام سے کیا جاتا ہے۔ تحریک منہاج القرآن نے اپنے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سرپرستی میں جشن آمد مصطفیٰ ﷺ کو سیاسی، معاشرتی، سماجی، ثقافت کا حصہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور ربیع الاول کے ایام کو سیرت النبی ﷺ کے پرچار، معاشرے میں اتحاد و یکجہتی، محبت و رواداری، امن و آشتی اور قوت برداشت کی تعلیمات کو اجاگر کرنے کیلئے مختص کر دیا۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام تاریخی 36 ویں عالمی میلاد کانفرنس کے بعد مرکزی سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن میں عظیم الشان میلاد ڈنر کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور تھے۔ تحریک منہاج القرآن کے شعبہ پبلک ریلیشنز، ریسورسز اینڈ ڈویلپمنٹ اور مرکزی میڈیا سیل کے اشتراک سے یہ پروقار تقریب منعقد کی گئی۔ چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، نائب صدر بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور، مرکزی سیکرٹری اطلاعات نور اللہ صدیقی نے تقریب میں تشریف لانے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز منہاج القرآن شہزاد رسول چودھری، ڈائریکٹر ریسورسز اینڈ ڈویلپمنٹ، شاہد لطیف، حاجی محمد اسحاق، حافظ عابد بشیر قادری نے بطور میزبان تقریب میں آنیوالے مہمانوں کو پھولوں کے گلدستے پیش کر کے استقبال کیا۔

میلاد ڈنر کا اہتمام صفہ ہال کی چھت پر مرکزی گوشہ درود کی خوبصورت اور روحانی منظر پیش کرتی عمارت کے سائے تلے کیا گیا تھا۔ تقریب کے لیے ہال کی تزئین و آرائش میں کوئی کسر نہ چھوڑی گئی تھی۔ ہال کی تیاری کا سارا کریڈٹ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر ایڈمن جواد حامد کو جاتا ہے، جنہوں نے مختصر وقت میں 36 ویں عالمی میلاد کانفرنس کے کمال انتظامات کرنے کے بعد میلاد ڈنر کے شاندار انتظامات کر کے ایونٹ کو یادگار بنا دیا۔ جواد حامد اور ان کی ساری ٹیم خوبصورت تقریب کے بہترین انتظامات کرنے پر مبارکباد کی مستحق ہے۔

میلاد ڈنر میں صوبائی وزیر صنعت وتجارت میاں اسلم اقبال، صوبائی وزیر مذہبی امور صاحبزادہ پیر سید سعید الحسن شاہ، صوبائی وزیر بیت المال اجمل چیمہ، مسلم لیگ ق کے مرکزی رہنما سابق سینیٹر کامل علی آغا، سینئر سیاستدان سابق وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو، معروف قانون دان سید عاصم ظفر، معروف بزنس مین سید یاور علی زیدی، ممبر صوبائی اسمبلی چیئرمین داتا دربار مذہبی کمیٹی نذیر احمد چوہان، صوبائی صدر پی ٹی آئی اعجاز احمد چودھری، سابق مینیجر قومی کرکٹ ٹیم اظہر زیدی، پی ٹی آئی پنجاب کے نائب صدر شبیر سیال، سینئر صحافی مجیب الرحمٰن شامی، معروف ٹی وی اینکر اجمل جامی، سینئر

www.Minhaj.info

صحافی ٹی وی اینکر چوہدری غلام حسین، رہنما پاکستان پیپلز پارٹی بیرسٹر عامر حسن، معروف مصنف ناصر ادیب، تاجر رہنما ناصر انصاری، عظمت شاہ، عبدالکریم کلہواڑ، مقصود بٹ، فاروق علوی، پرویز بٹ، علی بٹ، مرزا ندیم بیگ، نعمان شیخ، افضال شاہد، نصراللہ خان، محمد جاوید، محمد ایوب، ہال روڈ کی ہر دلعزیز کاروباری شخصیت فیصل محمود، احمد بلال قادری، طلعت صمیم، معروف اداکار فردوس جمال کے بیٹے بلال فردوس جمال، سابق وزیراعظم رہنما پاکستان پیپلز پارٹی سید یوسف رضا گیلانی کے بھائی سید بلال گیلانی، معروف شاعر ادیب زاہد فخری، سابق بیوروکریٹ شاعر، ادیب عبدالرحمٰن عابد، ادبی دنیا کی معروف شخصیت طارق کریم کھوکھر، حاجی محمد امین، ممبران داتا دربار کمیٹی چوہدری منظور گجر، محمد عمران، کرنل (ر) فضیل احمد، عوامی لائرز ونگ کے رہنما انوار اختر ایڈووکیٹ، نعیم الدین چوہدری ایڈووکیٹ، سردار غضنفر علی ایڈووکیٹ، تحریک منہاج القرآن، پاکستان عوامی تحریک، منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ، منہاج القرآن علماء کونسل، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن، ڈائریکٹوریٹ آف فارن افیئرز، فنانس ڈیپارٹمنٹ، منہاج القرآن لاہور، سیل سنٹر، ڈائریکٹوریٹ آف پرنٹنگ اور پبلیکیشنز کے رہنماؤں جی ایم ملک، راجہ زاہد محمود، سید امجد علی شاہ، مظہر محمود علوی، عرفان یوسف، عبدالرحمٰن، حافظ غلام فرید، شمیم نمبردار، سہیل احمد رضا، سعید شاہ، طیب ضیاء، حاجی منظور حسین، ثاقب بھٹی، عادل ندیم، شہزاد احمد خان، محمد اشرف گوندل، میاں ریحان مقبول، عارف چوہدری و دیگر رہنماؤں نے بھی میلاد ڈنر میں شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، قاری سید خالد حمید کاظمی نے تلاوت کلام مجید کی سعادت حاصل کی، صوبائی وزیر مذہبی امور پیر سید سعید الحسن شاہ نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کر کے سماں باندھ دیا۔ گورنر ہاؤس پنجاب کے پروٹوکول آفیسر افتخار احمد اور وصی حیدر نے بھی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کیے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز منہاج القرآن انٹرنیشنل شہزاد رسول قادری نے انجام دیئے۔

میلاد ڈنر سے خطاب کرتے ہوئے چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے تحریک منہاج القرآن اور قائد تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی طرف سے میلاد ڈنر میں آنے والے تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی محبت اور سیرت پاک پر عمل پیرا ہو کر عالم اسلام اپنے تمام مسائل حل کر سکتا ہے۔ محسن انسانیت ﷺ کی سیرت زندگی کے ہر شعبہ میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر رہنمائی مہیا کرتی ہے۔ ہم سب کے درمیان، محبت، اخوت کی بنیاد خاتم النبیین حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ ہے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی گورنر پنجاب چودھری محمد سرور نے کہا کہ امت مسلمہ کے تمام مسائل کا حل داخلی اتحاد اور یکجہتی میں ہے، جب امت متحد ہوجائے گی تو کشمیر فلسطین جیسے مسائل بھی حل ہوجائینگے۔ تمام تر الزام تراشیوں کے باوجود دنیا میں سب سے زیادہ پھیلنے والا مذہب اسلام ہے، ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک عظیم سکالر ہیں، انہوں نے یورپ، برطانیہ، امریکہ میں مقیم مسلم یوتھ کو مسجد، دین، امن اور علم کے قریب کیا، تحریک منہاج القرآن پاکستان سمیت پوری دنیا میں محافل میلاد کا انعقاد کر کے سلامتی، محبت، برداشت اور احترام انسانیت کا پیغام دے رہی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے نوجوانوں کو اخلاق اور کردار سکھایا۔ قائد تحریک منہاج القرآن کی ملک و ملت کے لیے خدمات کا میں ہمیشہ معترف رہا ہوں۔ منہاج القرآن میرا گھر ہے مجھے یہاں آ کر اپنائیت ملتی ہے اور خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اس تقریب میں مدعو کرنے پر میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

صدر تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے میلاد ڈنر میں آنے والوں مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے شاندار تقریب کے انعقاد پر ڈائریکٹوریٹ آف پبلک ریلیشنز، میڈیا سیل، ڈائریکٹوریٹ آف ریسورسز اینڈ ڈویلپمنٹ، جملہ منتظمین اور تقریب کے انعقاد میں حصہ لینے والے شعبہ جات کے ڈائریکٹرز اور دیگر کو مبارکباد اور شاباش دی۔ تقریب کے اختتام پر صوبائی وزیر مذہبی امور پیر سید سعید الحسن شاہ نے ملکی سلامتی، خوشحالی کے لیے دعا کی۔ ❁❁❁

www.Minhaj.info

وفاقی وزیر سیفران و اینٹی نارکوٹکس کا منہاج یونیورسٹی لاہور کا دورہ

منشیات سے پاک پاکستان ہماری منزل ہے: شہریار آفریدی

منشیات کے خاتمے کے لیے طلبہ، سول سوسائٹی کو حکومت کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا ہوگا

ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے وفاقی وزیر کو خوش آمدید کہا

رپورٹ: نوراللہ صدیقی

مورخہ 22 نومبر 2019ء کے دن منہاج یونیورسٹی لاہور کی خصوصی دعوت پر وفاقی وزیر نارکوٹکس و سیفران شہریار آفریدی نے دورہ کیا اور ڈرگ فری سوسائٹی کی تشکیل اور نوجوانوں کو منشیات سے بچانے کے حوالے سے طلبا و طالبات سے خصوصی گفتگو کی۔ ان کے ہمراہ کمانڈر اینٹی نارکوٹکس پنجاب خالد محمود گورائیہ بھی تھے۔ وفاقی وزیر کا یونیورسٹی آمد پر منہاج یونیورسٹی لاہور کے ڈپٹی چیئرمین ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم غوری، خرم شہزاد، شہزاد رسول، نوراللہ صدیقی و دیگر فیکلٹیز ممبرز نے استقبال کیا۔

وفاقی وزیر نے اپنی گفتگو میں کہا کہ 21 کروڑ عوام کے اندر منشیات کو پھیلانے والے ملک دشمن اور انسانیت کے دشمن عناصر کے قلع قمع کے لیے صرف 2900 اہلکار اینٹی نارکوٹکس فورس میں کام کررہے ہیں، گنتی کے تھانے ہیں۔ افغانستان میں وسیع پیمانے پر منشیات کی پیداوار ہے، 29سو کلومیٹر کا طویل بارڈر ہے جسے واچ کیا جارہا ہے، پہلے تو براہ راست منشیات سمگل ہوتی تھیں مگر اب فارمولے موجود ہیں اور سنتھیٹک منشیات تیار ہوتی ہے جس میں شیشہ، کوکین سرفہرست ہے اور سنتھیٹک منشیات کی تیاری کے لیے بہت بڑی افرادی قوت یا جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی، ایک کمرے میں بھی اس کے یونٹ لگ جاتے ہیں، 21 کروڑ آبادی پر نظر رکھنا سردست ممکن نہیں ہے، اس کے لیے سول سوسائٹی، والدین، اساتذہ کو بھی کردار ادا کرنا ہوگا، جب جرائم کے خلاف متحرک فورسز کو سول سوسائٹی کی بھرپور مدد، معاونت میسر ہو گی تو جرائم پیشہ عناصر کی سرکوبی مشکل نہیں رہے گی تاہم محدود وسائل کے باوجود منشیات کی روک تھام کے لیے فورس جہاد کررہی ہے۔

پاکستان کے کریڈٹ پر اس ضمن میں بہت ساری کامیابیاں بھی ہیں اور دنیا اس کا اعتراف بھی کرتی ہے۔ آج بدقسمتی سے ایک سازش کے تحت نوجوان نسل کو منشیات کی لت میں مبتلا کر کے پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جارہا ہے، انہوں نے کہا کہ بالخصوص یونیورسٹیز اور کالجز کی سطح پر طلبہ و طالبات کو سنتھیٹک منشیات کی لت میں مبتلا کیا جارہا ہے، اس مکروہ دھندے میں ناجائز منافع خور مافیا بھی ملوث ہیں۔ والدین کی نظر بھی بڑے سکول، بڑی ڈگری اور بڑی ملازمت پر ہے مگر بچہ کس کردار اور تربیت کے ساتھ یہ منازل طے کررہا ہے اس پر کسی کی نظر نہیں ہے، والدین اور بچے ایک دوسرے کو دھوکہ بھی دیتے ہیں، نوجوان امتحان کی تیاری کے نام پر خود کو مصروف اور خاندان سے الگ تھلگ رکھتے ہیں اور والدین بچوں کی اس تنہائی کو بخوشی قبول کر لیتے ہیں یہ درست رویہ نہیں ہے، والدین کی بچوں پر اور بچوں کی والدین پر نظر رہنی چاہیے۔ ایک دوسرے کے ساتھ انٹرایکشن بہت کمزور ہو چکا ہے، جس کا نتیجہ تباہی کی صورت میں برآمد ہورہا ہے، جب کوئی طالبعلم بیٹی یا بیٹا یہ کہہ کر راتوں کو گھروں سے غائب ہو کہ وہ گروپ سٹڈی اور اسائنمنٹ میں مصروف ہے تو والدین کو اس کا علم ہونا چاہیے کہیں ایسا تو نہیں وہ کسی شیشہ بار میں ہے یا پارٹی کے نام پر مخرب الاخلاق سرگرمیوں میں ملوث ہے۔

www.Minhaj.info

بطور وفاقی وزیر میرے سامنے بہت ساری رپورٹس آتی رہتی ہیں جن میں نوجوان بچے اور بچیاں یہ کہہ کر خودکشی کر لیتی ہیں کہ اب ہم برباد ہو چکے، ہمارے پاس کچھ نہیں بچا اور انہیں اس سٹیج پر ان کی بری کمپنی اور حد سے متجاوز نشے کی ڈوز پہنچاتی ہے۔

وفاقی کابینہ کے سامنے ایک رپورٹ پیش ہوئی جس میں بتایا گیا کہ پاکستان دنیا کا وہ واحد ملک ہے جہاں پورنو گرافی کی ویب سائٹس سب سے زیادہ وزٹ کی جاتی ہیں، ناخواندہ بچے اور تعلیم و تربیت سے محروم ماحول میں جب مخرب الاخلاق ویڈیوز دیکھی جائیں گی تو اس کا نتیجہ بچوں سے بداخلاقی اور دیگر جرائم میں اضافے کی صورت میں ہی برآمد ہوگا۔ اسلام تو وہ مذہب، دین اور ضابطہ حیات ہے جس میں پاکیزگی، طہارت، حسن خلق اور کردار سازی پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔

صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل منہاج یونیورسٹی لاہور کے بورڈ آف گورنرز کے ڈپٹی چیئرمین ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اپنے خطاب میں وفاقی وزیر شہریار آفریدی اور بریگیڈیئر خالد محمود گورائیہ کا یونیورسٹی آمد پر شکریہ ادا کیا اور طلبہ کے ساتھ انٹرایکشن کو سراہا۔ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ جب ریاست کے تمام ادارے جرم کے خاتمے کے لیے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں گے تو جرم ختم ہو جائے گا، انہوں نے کہا کہ بلاشبہ اینٹی نارکوٹکس حکام محدود وسائل اور محدود افرادی قوت کے ساتھ جہاد کر رہے ہیں وہ اس ملک کے مستقبل کو محفوظ بنانے کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہمیں اس پر فخر بھی ہے اور ہم دعا گو بھی ہیں آئندہ نسلوں کے تحفظ کی یہ جنگ ہمارے ادارے جیت جائیں، یہ پاکستان کی فتح ہوگی۔

بلاشبہ یونیورسٹیوں کے اندر منشیات فروشی ہو رہی ہے اور ملک دشمن عناصر اور ناجائز منافع خور اس مکروہ دھندے میں ملوث ہیں۔ یونیورسٹیز اپنے اختیارات اور وسائل کے اندر رہتے ہوئے اس مکروہ دھندے کے خاتمے کے لیے کردار ادا کرتی رہتی ہیں لیکن جب تمام ادارے ایک پیج پر ہوں گے تو اس کے نتائج بڑی تیزی سے آئیں گے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ہم سگریٹ کی ڈبی پر تو اس کے مضر صحت ہونے کی تصاویر آویزاں کرواتے ہیں مگر منشیات کے استعمال اور سگریٹ نوشی کے مناظر ہمارے ڈراموں اور فلموں میں کاسٹ کیے جاتے ہیں، اس سے منشیات کے استعمال کی ترغیب ملتی ہے۔ ہماری فلموں اور ڈراموں میں اس قسم کے سین کاسٹ نہیں ہونے چاہئیں، پیمرا اور سنسر بورڈ والوں کو اس ضمن میں ازسرنو واضح ہدایات دی جانی چاہئیں۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے وفاقی وزیر کے اس استدلال کہ یورپ میں جرائم پیشہ عناصر کے خلاف عوام مزاحمت نہیں کرتے پر کہا کہ یورپ میں اداروں کی کریڈیبلٹی ہوتی ہے وہاں کے عوام سمجھتے ہیں کہ پولیس فورس کسی سیاسی ایجنڈے کے تحت کسی شہری کے جان و مال سے نہیں کھیلے گی اور نہ ہی ان کے بنیادی حقوق سلب کرے گی، جب دن دیہاڑے سانحہ ماڈل ٹاؤن جیسے واقعات میں درجنوں شہریوں کو قتل کر دیا جائے گا اور کسی کو سزا نہیں ملے گی تو عوام کا اپنی فورس پر اعتماد اٹھ جائے گا۔ اگر ساہیوال جیسے واقعات میں ذمہ داروں کو سزا نہیں ملے گی تو عوام اپنی فورس کی عزت نہیں کریں گے، جب قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہوگا اور کوئی بھی اپنے حسب نسب اور عہدے کی وجہ سے قانون کی گرفت سے بچ نہیں سکے گا تو عوام کا بھی اعتماد بحال ہو جائے گا۔

نوجوان نسل کو منشیات کی لت اور تباہ کاریوں سے بچانے کیلئے صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اے این ایف حکام کو تجاویز اور بیداری شعور مہم میں تعاون فراہم کرنے کی پیشکش بھی کی۔ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ تحریک منہاج القرآن سوشل میڈیا پر اپنا ایک مثبت قومی و بین الاقوامی کردار رکھتی ہے۔ منہاج سائبر ایکٹویسٹ کے اندرون، بیرون ملک مقیم ہزاروں ایکٹیوسٹ اسلام، پاکستان کے تشخص، تعلیم و تربیت کے فروغ، انتہا پسندی کے خاتمے، قانون کی حکمرانی اور انصاف کے بول بالا کے ساتھ ساتھ مختلف النوع استحصالی رویوں کے خلاف سوشل میڈیا پر منظم انداز میں کمپین کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے پیشکش کی کہ اے این ایف اگر کوئی ایم او یو سائن کرتی ہے تو منہاج القرآن اور منہاج یونیورسٹی لاہور کا سوشل انفراسٹرکچر اپنا بھرپور تعاون کرے گا اور انسداد منشیات مہم کے تناظر میں جوائنٹ ہیش ٹیگ لانچ کیے جا سکتے ہیں اور انسداد منشیات کے لیے پاکستان کی کوششوں کو موثر انداز میں دنیا کے سامنے نمایاں کیا جا سکتا ہے۔

❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

اپنے بھائی کیلئے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے

خدمتِ خلق کا وسیع مفہوم

انبیائے کرام علیہم السلام نے فریضہ نبوت کی ادائیگی کے ساتھ خدمتِ خلق بھی کی اور اس خدمت کے بدلے کوئی معاوضہ قبول نہیں کیا

اہل و عیال پر حلال کمائی سے خرچ کی جانے والی رقم بھی صدقہ ہے

ڈاکٹر علی اکبر الازہری

چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ماہ نومبر 2019ء میں ہالینڈ اور فرانس کا تنظیمی و تربیتی دورہ فرمایا۔ اس دورہ کی ایک اجمالی رپورٹ نذرِ قارئین ہے:

ہالینڈ:

1۔ محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری 22 نومبر کو اپنے تعلیمی و تربیتی اور تنظیمی دورۂ کے سلسلہ میں ہالینڈ پہنچے اور ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے 23 نومبر 2019ء کو ہالینڈ میں منعقدہ الہدایہ کیمپ 2019ء میں خصوصی شرکت کی۔ اس دو روزہ کیمپ کا انعقاد منہاج القرآن انٹرنیشنل ہالینڈ کی طرف سے کیا گیا۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل یورپ کے صدر ظلِ حسن اور دیگر معزز مہمانوں نے خصوصی شرکت کی۔ علاوہ ازیں ملک بھر سے مرد و خواتین کی بڑی تعداد بھی کیمپ میں شریک ہوئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے مختلف تربیتی و روحانی موضوعات پر لیکچرز دیئے۔ جن میں انہوں نے نوجوانوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت پر زور دیا۔

ہالینڈ میں منعقدہ الہدایہ کیمپ میں ’’الصحبة‘‘ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صحبت کی کئی اقسام ہیں۔ انسان جب کسی ایک فرد یا کسی چیز کے ساتھ وقت گزارتا ہے تو وہ اس کی صحبت میں ہوتا ہے۔ وہ صحبت یا سنگت انفرادی بھی ہوسکتی ہے، تنظیم کی شکل میں بھی ہوسکتی ہے اور کوئی مشین، کتاب یا جانور بھی ہوسکتا ہے جس کے ساتھ وقت گزارا جاسکے۔ اسی طرح جدید دور کی مختلف ڈیوائسز بھی سنگت و صحبت کی مختلف شکلیں ہیں۔ مثال کے طور پر کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، ٹیبلٹ، موبائل فون، آئی پیڈ وغیرہ۔ ان کے ساتھ جب بندہ وقت گزارتا ہے تو یہ بھی صحبت کا ایک پہلو ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا Websites اور Applications بھی صحبت کی مختلف صورتیں ہیں۔ جیسا کہ یوٹیوب، فیس بک، ٹوئٹر، واٹس ایپ، وائبر، ٹیلیگرام، انسٹاگرام وغیرہ۔ بظاہر یہ تمام چیزیں ہمیں بین الاقوامی سطح پر صحبت کا مزہ چکھاتی ہیں لیکن اگر ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنی ہے تو ہمیں چاہئے کہ اپنے رب کی خاطر سنگت و صحبت اختیار کریں۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اپنی گفتگو میں صحبت کی توضیح میں قرآن و حدیث کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید میں 97 بار صحب اور اس کے مشتقات وارد ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غارِ ثور میں قیام کا واقعہ بیان کیا جس میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں آپ کے صحابی حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ فرمایا:

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا. (التوبة، ۹: ۴۰)

’’جب کہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) غارِ (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

www.Minhaj.info

سے فرما رہے تھے غمزدہ نہ ہو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے‘‘۔

اسی طرح حضرت موسیٰ و خضرؑ کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے بھی ’’صحبت‘‘ کے مفہوم کومحیط الفاظ بیان فرمائے۔

اصحاب الجنۃ اور اصحاب الجحیم کے حوالے سے کہا کہ جو لوگ برائی کو اپنائیں گے وہ دوزخی لوگوں کی سنگت میں ہوں گے اور جو نیک اعمال بجا لائیں گے وہ اہل جنت کی سنگت میں ہوں گے۔ دوسری آیت میں فرمایا جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی لوگوں کے ساتھ ان کی سنگت میں ہوں گے۔ (البقرہ: ۳۹) ایک اور مقام پر فرمایا: جو لوگ ایمان لانے کے بعد نیک اعمال بجا لائے وہ جنتی لوگوں کی سنگت میں ہوں گے۔ (البقرہ: ۸۲)

صحبت کے مضمون کو قرآن مجید کی دیگر آیات میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان آیات مبارکہ کی روشنی میں جو لوگ دنیا میں جن لوگوں کی سنگت میں رہے ہوں گے، آخرت میں بھی انہی کے ساتھ ہوں گے۔ یہ اس صحبت کا اثر ہے کہ جس نے ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، کیونکہ نیک صحبت جنت میں لے جائے گی اور بری صحبت دوزخ میں۔

صحبت پر گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کثیر احادیث مبارکہ بیان کیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک تم میں سے بہتر ہمنشین وہ ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ اچھا ہے۔ اللہ کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: مومن کے سوا کسی کے ساتھ صحبت نہ رکھو اور پاکیزہ کھانے کے سوا کھانا نہ کھاؤ۔

امام قشیری نے صحبت کی تین اقسام بیان کی ہیں:

۱۔ اپنے سے اعلیٰ مقام کے حامل کی صحبت: یہ صحبت حقیقت میں خدمت ہے۔

۲۔ اپنے سے ادنیٰ مقام کے حامل کی صحبت: یہ صحبت اس سے ہمدردی، شفقت و رحمت کا تقاضا کرتی ہے۔

۳۔ اپنے برابر کے مقام کے حامل کی صحبت: یہ صحبت اس کے لیے ایثار و قربانی کا اظہار کا نام ہے۔

حضرت عثمان بن حکیم صحبت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ دو طرح کے لوگوں سے صحبت اختیار کرو:

۱۔ اس کی صحبت اختیار کرو جو دین میں تم سے بڑھ کر ہے۔

۲۔ اس کی صحبت اختیار کرو جو دنیا میں تم سے کم مقام کا حامل ہے۔

اول الذکر کی صحبت تمہیں اللہ کی اطاعت کی طرف مائل کرے گی اور موخر الذکر کی صحبت تمہارے اندر اللہ کی نعمتوں کی قدر دانی اور شکر میں اضافہ کا موجب ہوگی۔

☆ الہدایہ کیمپ میں نوجوانوں کے درمیان حمد و نعت کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔ کیمپ کے اختتام پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کیمپ کی آرگنائزنگ ٹیم اور کارکنان سے ملاقات کی اور کامیاب پروگرام کے انعقاد پر مبارکباد دی۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل ہالینڈ کی آرگنائزنگ ٹیم تسنیم صادق، سیکرٹری جنرل عمر مرزا، فنانس سیکرٹری عدیل محمود، راجہ جمشید، حافظ ذیشان، حافظ یاسر، خالد محمود اور دیگر سینیئر ممبران نے بھی کیمپ کے انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔

2۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے تنظیمی دورہ ہالینڈ کے دوران 25 نومبر 2019ء کو ہالینڈ ہیگ میں اسلامک سنٹر کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر پاکستانی کمیونٹی اور تحریک منہاج القرآن کے ذمہ داران و کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام پرامن دین اور ضابطہ حیات ہے۔ اسلام تمام مذاہب کے احترام کی تعلیم دیتا ہے، مذہب کے نام پر نفرت، انتشار اور تضحیک سے کام لینے والے امن اور انسانیت کے دشمن ہیں، ایسے دشمنوں کو کوئی ملک اور معاشرہ قبول نہیں کرتا۔

عالمِ اسلام کی پائیدار ترقی علم و ہنر اور جدید ٹیکنالوجی کے حصول میں ہے۔ ترقی یافتہ اقوام کی ترقی سے استفادہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ امتِ مسلمہ کے افراد کھلے دل اور کھلے دماغ کے ساتھ اپنے آپ کو علم و ہنر کی ترقی کے مراکز سے ہم آہنگ کریں، یہی اسلام کی تعلیم اور اسی میں بقاء اور بھلائی ہے۔ جس طرح مغربی دنیا نے عالمِ اسلام کی ممتاز شخصیات کے علمی شہ پاروں اور تحقیق و تعلیم سے استفادہ کرکے اپنے علمی ذخیرے میں اضافہ کیا، اسی طرح اب عالمِ اسلام کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی علمی میراث سے جڑ جائیں اور حکمت کے موتی جہاں سے ملیں انہیں چن لیں۔

تحریک منہاج القرآن اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور امت کے

www.Minhaj.info

نوجوانوں کو علم، حلم اور تقویٰ کے راستہ پر چلانے کے لیے عالمگیر مساعی بروئے کار لارہی ہے۔ یوتھ عالمِ اسلام کی سب سے بڑی طاقت ہے، ہمیں اس طاقت کو انتہا پسندی، دہشتگردی، تنگ نظری اور لاعلمی کے اندھیروں سے نکال کر علم، رواداری اور تقویٰ کے سفر پر گامزن کرنا ہے۔

فرانس:

ہالینڈ کے کامیاب وزٹ کے بعد چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے 26 نومبر کو فرانس کا مختصر تنظیمی وزٹ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس کے رہنماوں کے تنظیمی اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں ظلِ حسن، علی عباس بخاری ، فیصل حسین، شیخ زاہد، علامہ حسن میر قادری، راجہ بابر، چوہدری سلیمان اسلم، شعیب اشفاق و دیگر ذمہ داران شریک ہوئے۔

اجلاس میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ منہاج القرآن اس پُر فتن دور میں ایک عظیم تجدیدی تحریک ہے جو آئندہ نسلوں تک قرآن وسنت کے حقیقی پیغام اور تعلیمات کو پہنچانے کے لیے اپنا عالمگیر کردار ادا کر رہی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خدمتِ دین کے اس عظیم کام میں تحریک کے ہر کارکن کو شامل کیا ہے۔ منہاج القرآن نوجوان نسل کو تزکیۂ نفس، تصفیہ قلب، فہمِ دین، اِصلاحِ اَحوال، اخلاقی، روحانی تربیت وترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی تحریک ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری گزشتہ 40 سال سے احیائے اسلام، علم و امن اور محبت و بھائی چارے کے فروغ کیلئے کوشاں ہیں۔

☆ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے فرانس میں منہاج القرآن کے نئے مرکز ''منہاج اسلامک سنٹر'' کا افتتاح بھی کیا۔ افتتاحی تقریب کے موقع پر چیئرمین سپریم کونسل نے شرکاء سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ خدمتِ دین کے مشن پر کار بند مصطفوی کارکنان وعہدیداران کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو اخلاقی اور روحانی اعتبار سے اس مقام پر رکھیں کہ وہ واقعتاً اس مشن کے پیغام کے عملی پیکر نظر آئیں۔

☆ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس مرکز میں قائم لائبریری کا وزٹ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے لائبریری پراجیکٹ کے منتظمین کو مبارکباد دی۔ ❁❁

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا ہری پور میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس سے خطاب

منہاج القرآن ہری پور، ہزارہ کے زیرِ اہتمام 17 نومبر 2019ء کو میلاد النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں چیئرمین سپریم کونسل تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کائنات کی تمام بلندیاں تاجدارِ کائنات ﷺ کے مقام ومرتبہ سے کمتر ہیں۔ انسانی عقل حضور سرورِ کائنات ﷺ کے مقام ومرتبہ کے ادراک سے قاصر ہے۔ ہر ایک انسان کی عزت وتکریم میں حد ہے لیکن جب رسول کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم کی بات ہو تو پھر حدود وقیود کا تصور ختم ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بشریت کے رنگ میں مخلوق کو دے دیا، حضور ﷺ پر بشری کیفیات صرف ہمارے لیے وارد کیں، تاکہ ہمیں زندگی گزارنے کے لیے اسوۂ کامل مل سکے، اسی کو سنت کہتے ہیں۔ حقیقتِ محمدی کا نور بشریت پر بھی آیا اور عبدیت کا نور بھی بشریت پر آیا، نبوت اور محبوبیت کا نور بھی بشریت پر اترا، اب ان چاروں طریقہ سے جب نور نے ذاتِ محمدی کو گھیر لیا تو وہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ سراسر اور سراپا نور بن گئی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے خوشبو آتی۔ جسم پر مکھی نہ بیٹھتی اور آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آقا ﷺ کا بشری پیکر بھی عالمِ نورانیت سے بلندتر ہوگیا۔

کانفرنس میں خرم نواز گنڈاپور ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن، نوراللہ صدیقی مرکزی سیکرٹری اطلاعات، راجہ زاہد محمود، ظفر اقبال خان، فیصل اقبال خان، مظہر محمود علوی، سلیم خان، راجہ شمیم انور اویسی، علامہ شفیق الرحمان قادری، حاجی غلام شبیر قادری، ڈاکٹر جہانگیر عباس، راجہ وقار، حاجی محمد ارشاد، میر احسن منیر و دیگر مقامی قائدین، کارکنان اور اہل علاقہ مرد وخواتین کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ میلاد کانفرنس میں ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور نے بھی خطاب کیا۔

www.Minhaj.info

"ہے زندگی کتاب دوستی"

منہاج یوتھ لیگ نے کتاب دوستی کے کلچر کو زندہ کیا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا منہاج یوتھ لیگ کے 31 ویں یوم تاسیس کے موقع پر خصوصی پیغام

رپورٹ: مظہر محمود علوی

30 نومبر 2019ء کو منہاج یوتھ لیگ کے 31ویں یوم تاسیس کے موقع پر شاہ عبداللطیف بھٹائی آڈیٹوریم اسلام آباد میں عظیم الشان یوتھ سیمینار کا انعقاد ہوا۔ اس سیمینار کا عنوان: "ہے زندگی کتاب دوستی" تھا۔ اس سیمینار میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خصوصی خطاب کیا اور کتاب دوستی کی عظیم الشان مہم پر منہاج یوتھ لیگ کے تمام ذمہ داران اور مرکزی ٹیم کو خصوصی مبارکباد دی۔ اس موقع پر شیخ الاسلام نے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنے ویڈیو پیغام میں کہا کہ منہاج یوتھ لیگ نے کتاب دوستی کے کلچر کو زندہ کرنے میں اہم کرادر ادا کیا۔ کتاب دوستی حقیقت میں علم کیساتھ دوستی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ امت مسلمہ ہمیشہ کتاب اور علم کیساتھ ہی بلند رہی ہے۔ مسلمان اقوام کا جتنا رشتہ علم اور کتاب کیساتھ زیادہ مضبوط تھا تو وہ اسی قدر ہی زیادہ مضبوط تھے۔ علم اور کتاب دوستی سے ہی مسلمانوں کو عروج ملا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا زوال کتاب اور علم کو چھوڑ دینے سے آیا۔

لفظ کتاب عنوان قرآن اور پیغام قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کتاب یعنی قرآن مجید میں کسی شک کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔ اگر کوئی انسان کتاب الٰہی قرآن سے کوئی علم حاصل کرے گا تو اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہو گی بلکہ یہ علم سراسر یقین ہی ہوگا۔ علم شک کو دور کر کے یقین کو لاتا ہے۔ یقین انسان کے اندر عزم پیدا کرتا ہے جبکہ شک انسان میں ناامیدی اور تذلل پیدا کرتا ہے۔ شک اللہ کیساتھ تعلق کو کمزور کرتا ہے۔ زندگی کو گردوغبار سے آلودہ کرتا ہے جبکہ علم آپ کو تازگی پیدا کرتا ہے اور ہمت، پختگی، ولولہ اور جذبہ پیدا کرتا ہے۔

حضور ﷺ پر سب سے پہلی وحی کا نزول ہوا تو پہلی وحی کا پہلا پیغام ہی کتاب اور علم تھا۔ آج مسلمانوں کو دوبارہ عروج اور تمکنت حاصل کرنے کے لیے علم اور کتاب سے دوستی کرنا ہو گی۔ نوجوانوں کا کتاب سے جتنا تعلق مضبوط ہو گا، اللہ تعالیٰ اسی قدر ہی آپ کو کامیاب و کامران کرے گا۔ علم نور اور شک جہالت ہے۔ شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لیے علم کی روشنی عام کرنا ہوگی۔ جتنا یقین کمزور ہوتا چلا جائے گا تو اتنا ہی اللہ پر ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ نوجوان اپنی زندگی میں علم پر توجہ دیں اور زندگی کی کامیابیاں حاصل کریں۔ کتاب اور علم آپ کے ظاہر و باطن کو نور دے گی۔

سیمینار میں محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے بھی ویڈیو پیغام دیا۔

اس سیمینار میں ناظم اعلیٰ منہاج القرآن انٹرنیشنل محترم خرم نواز گنڈا پور نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے منہاج یوتھ لیگ کی ملک گیر مہم "ہے زندگی کتاب دوستی" بہترین اقدام ہے۔

مظہر علوی کا مزید کہنا تھا کہ کتب بینی ذہن کو تازگی، روح

www.Minhaj.info

کو بالیدگی اور خیالات کو تازگی بخشتی ہے۔ قائد تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ہزاروں موضوعات پر جدید تحقیق اور عصری تقاضوں کے مطابق سینکڑوں کتب لکھ کر آنے والی صدیوں کے نوجوانوں کے لیے علمی ورثے کو محفوظ کر دیا ہے۔ منہاج القرآن یوتھ لیگ کوشاں ہے کہ نئی نسل کتاب دوستی کی طرف راغب ہو، کتب بینی کے لیے لوگوں کی کتب تک رسائی کو بھی آسان بنانا ہوگا۔ کتب بینی ذہنوں کے دریچے کھولتی ہے، کتب خانے قوم کی شان کے مظہر ہوتے ہیں، ہمیں کتب خانے آباد کرنے ہیں تا کہ تہذیب کو استحکام ملے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نوجوانوں کی کردار سازی اور انہیں اسلاف کے علمی تحقیقی کلچر سے جوڑنے کیلئے کتاب اور خطاب سے وابستہ ہونے کی سوچ دی ہے۔ منہاج القرآن سے وابستہ نوجوانوں کو انہوں نے حکم دیا ہے کہ وہ نماز پنجگانہ کی ادائیگی کو یقینی بنائیں، اس کے علاوہ ہر رات سونے سے قبل مطالعہ کو اپنی عادت میں شامل کریں۔ بلاشبہ آج کا نوجوان فکری اور نظریاتی اعتبار سے لاتعداد چیلنجز سے نبردآزما ہے، اسے گمراہ کرنے والی قوتیں فعال ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہدایات کے مطابق منہاج القرآن یوتھ لیگ نے ''سٹڈی سرکل'' کے نام سے ایک لائحہ عمل طے کیا ہے جس کے تحت نوجوانوں میں مطالعہ کی عادت کو پختہ کیا جائے گا۔

موجودہ دور میں سوشل میڈیا کی یلغار نے جہاں نوجوان نسل کے کردار کو شدید نقصان پہنچایا وہاں اسے فکری اور نظریاتی سطح پر ابہام، تشکیک اور بے یقینی کی دلدل میں بھی جھونک دیا ہے۔ اس تناظر میں منہاج یوتھ لیگ کی سنٹرل ٹیم (سنٹرل یوتھ ایگزیکٹو CYE) نے طویل مشاورت کے بعد فیصلہ کیا کہ نوجوان نسل سے متعلق فکری اور نظریاتی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے کتاب دوستی کے کلچر کو زندہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ملک بھر میں باقاعدہ ہفتہ وار یوتھ سٹڈی سرکل کے اجراء کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کے تحت ہر سال مرکز کی طرف سے جاری کی گئی لسٹ کے مطابق شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے خطابات میں سے 48 خطابات اور 12 کتب کا نصاب مکمل کیا جائے گا اور یوں ایک ماہ میں ایک کتاب پڑھی اور چار خطابات بطور نصاب سنے جائیں گے۔

مرکزی صدر مظہر محمود علوی نے گفتگو کرتے ہوئے منہاج یوتھ لیگ کی 31 سالہ خدمات پر تمام سابقین اور موجودہ ذمہ دران کو مبارکباد پیش کی اور آئندہ سال کا ورکنگ پلان بیان کرتے ہوئے مارچ میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار یوتھ الہدایہ کیمپ کے انعقاد کا اعلان کیا۔

مرکزی سیکرٹری جنرل منہاج یوتھ لیگ منصور قاسم اعوان نے دعوتی و تنظیمی استحکام پر خصوصی گفتگو کی۔

سیمینار میں مرکزی نائب صدر و سوشل میڈیا ہیڈ منہاج یوتھ لیگ محمد عمر قریشی نے سوشل میڈیا کی اہمیت وضرورت پر خصوصی بریفنگ دی۔

یوتھ سیمینار میں نقابت کے فرائض مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل منہاج یوتھ لیگ محمد انعام مصطفوی، مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل منہاج یوتھ لیگ محسن مشتاق مصطفوی اور مرکزی سیکرٹری سوشل میڈیا منہاج یوتھ لیگ محسن شہزاد مغل نے ادا کئے۔

سیمینار میں مرکزی نائب صدر منہاج یوتھ لیگ چوہدری امجد حسین جٹ ایڈووکیٹ، ہیڈ سوشو اکنامک ڈویلپمنٹ کونسل منہاج یوتھ لیگ امجد خان اور مرکزی سیکرٹری کوآرڈینیشن منہاج یوتھ لیگ محمد ذیشان بھی شریک تھے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترمہ راضیہ نوید (مرکزی نائب صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)، پاکستان عوامی تحریک سے قاضی شفیق (صدر پاکستان عوامی تحریک شمالی پنجاب) اور ایم ایس ایم سے حسنین ارشد نے گفتگو کی۔

یوتھ سیمینار میں سوشل میڈیا کیمپ بھی لگایا گیا جس میں جاسم مغل اور عمران بلوچ سمیت راولپنڈی و اسلام آباد سے بڑی تعداد میں ایکٹیوسٹس نے شرکت کی۔ محسن امین مصطفوی (صدر منہاج یوتھ لیگ اسلام آباد) اور فرقان یوسف (صدر منہاج یوتھ لیگ راولپنڈی) نے بھی شرکت کی۔

❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

ایک نصاب.....ایک قوم.....ایک پاکستان

احیائے اسلام، فروغِ عشقِ مصطفی ﷺ، استحکامِ پاکستان اور طلبہ حقوق کے لیے مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیرِ اہتمام قومی طلبہ کنونشن

کنونشن سے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، خرم نواز گنڈا پور، عرفان یوسف، طلبہ رہنماؤں کا خطاب

رپورٹ: احسان اللہ سنبل

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیرِ اہتمام یکم دسمبر 2019ء بروز اتوار قومی طلبہ کنونشن قذافی اسٹیڈیم کے الحمراء کلچرل کمپلیکس میں ہوا جس میں ملک بھر کی مختلف یونیورسٹیز، کالجز اور سکولز سے تعلق رکھنے والے ہزاروں طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ قومی طلبہ کنونشن کے انعقاد کا مقصد ایک طرف طلبہ کے حقوق کے تحفظ تھا تو دوسری طرف معاشرے کی ساکھ خراب کرنے والوں کے لیے تنبیہ کے ساتھ ساتھ ریاستِ پاکستان اور ریاستی اداروں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی بھی تھا۔

اس پروگرام کی سرپرستی چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور صدارت صدر ایم ایس ایم چوہدری عرفان یوسف نے کی۔ ناظمِ اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈا پور، ڈائریکٹر ایڈمن محترم جواد حامد، سابق نائب ناظمِ اعلیٰ محترم تنویر خان، نائب ناظمِ اعلیٰ محترم رانا ادریس، نائب ناظمِ اعلیٰ محترم رفیق نجم، محترم نوراللہ صدیقی (سیکرٹری اطلاعات PAT)، صدر موومنٹ کلب محترم باسط ملک، محترم سعید عالم، سابق مرکزی صدر ایم ایس ایم لطیف مدنی، محترمہ فرح ناز صدر منہاج القرآن ویمن لیگ، محترمہ اقراء یوسف جامی صدر ایم ایس ایم سسٹرز پاکستان اور موومنٹ کلب سے تعلق رکھنے والے جملہ سابقین ایم ایس ایم نے خصوصی شرکت کی۔

کنونشن میں دیگر طلبہ تنظیموں کے مرکزی ذمہ داران نے بھی شرکت کی جن میں انصاف سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مرکزی صدر محترم چوہدری ارسلان، مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن (ق) کے مرکزی صدر محترم چوہدری سہیل چیمہ، انجمن طلبہ اسلام کے مرکزی نائب صدر محترم غفران سرور، اہلسنت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مرکزی صدر قاضی مدثر اور اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مرکزی صدر محترم وسیم عباس نے خصوصی شرکت کی۔

نقابت کے فرائض محترم سردار اویس گجر، محترم رانا تجمل، محترم محبّ مجید اور راقم الحروف نے سرانجام دیئے۔ ہیڈ ایم ایس ایم سوشل میڈیا سید فراز ہاشمی نے سوشل میڈیا کیمپ کی نگرانی کی۔ تلاوتِ قرآن پاک کی سعادت محترم حافظ محمد مظہر اور بارگاہِ رسالت میں نذرانہ عقیدت کی سعادت طاہر مصطفیٰ نے حاصل کی۔

کنونشن میں صوبہ بلوچستان کے طلبہ و طالبات کی نمائندگی محترم شیر باز خان، کراچی کے طلبہ کی نمائندگی صدر ایم ایس ایم کراچی نثار احمد، صدر اسلام آباد سید بلال شاہ، صدر ایم ایس ایم آزاد کشمیر میر احسن میر، صدر خیبر پختونخواہ سید مصباح النور، سندھ کی نمائندگی صدر ایم ایس ایم سندھ علی قریشی، صدر ایم ایس ایم لاہو اخلاق حسین، صدر جنوبی پنجاب عمران یوسف، صدر سنٹرل پنجاب حافظ فرحان عزیز، صدر شمالی پنجاب محترم میاں انصر محمود، احسان اللہ سنبل (ہیڈ ٹریننگ کونسل)، باسط ملک (صدر موومنٹ کلب) اور صدر ایم ایس ایم سسٹرز پاکستان محترمہ اقراء یوسف جامی نے MSM کے اغراض و مقاصد، طلبہ حقوق کے تحفظ کے لیے کی جانے والی کاوشوں اور شیخ الاسلام کی فکر و نظریہ کے حوالے سے خطابات کیے۔

☆ صدر ایم ایس ایم پاکستان قائدِ طلبہ محترم چوہدری عرفان یوسف نے خطاب کرتے ہوئے کہا جس وقت تک یکساں نظامِ تعلیم اور یکساں نصاب میسر نہیں آتا اس وقت تک ایک پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ آج کا قومی طلبہ کونشن اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کے طلبہ کو کسی لال، پیلے، نیلے یا

www.Minhaj.info

کسی درآمد شدہ انقلاب کی ضرورت نہیں بلکہ انکے دکھوں کا مداوا صرف اور صرف سبز انقلاب کی صورت میں ممکن ہے اور صرف اسی سے طبقاتیت اور فرقہ واریت کا خاتمہ ہوگا اور طلبہ کے حقوق محفوظ ہونگے۔

☆ پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی سیکرٹری جنرل خرم نواز گنڈا پور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کامیاب قومی طلبہ کنونشن کے انعقاد پر ایم ایس ایم کی پوری قیادت مبارکباد کی مستحق ہے، آج کے کنونشن سے ثابت ہوگیا ہے کہ ایم ایس ایم طلبہ کے حقوق کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ تعلیم کے فروغ کے لئے ایس ایم ایس کی جدوجہد قابل تقلید ہے۔

☆ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ قیام پاکستان کے وقت شرح خواندگی 11 فیصد تھی ۔ ہر سال ایک فیصد اضافہ بھی ہوتا تو آج شرح خواندگی 83 فیصد سے تجاوز کر چکی ہوتی۔ پاکستان جنوبی ایشیاء میں تعلیم پر جی ڈی پی کا سب سے کم خرچ کرنے والا ملک ہے، پڑھے لکھے پاکستان کے خواب کو بڑے بڑے بیانات سے نہیں عملی اقدامات سے تعبیر ملے گی۔ اگر ریاست کے ذمہ دار چاہتے ہیں کہ ہمارے تعلیمی ادارے رومی، رازی، غزالی، اقبال اور قائداعظم جیسی ہستیاں پیدا کرنی شروع کر دیں تو پھر ہمیں ایک زبان اور ایک نصاب کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ اڑھائی کروڑ بچے سکول نہیں جاتے، جن کے پاس اختیار اور وسائل ہیں، انہیں نیند کیسے آجاتی ہے؟ گزشتہ 10 سالوں میں ریاست کی عدم توجہی کے باعث فی طالب علم تعلیمی اخراجات میں 150 فیصد اضافہ ہو چکا، اعلیٰ تعلیم غریب خاندانوں کے بچوں کی پہنچ سے باہر نکل چکی ہے، جن بچوں نے سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر، بننا تھا بھاری فیسیں نہ ہونے کی وجہ اور حالات کے جبر نے انہیں الیکٹریشن اور پلمبر بننے پر مجبور کردیا۔ نسلوں کے ساتھ ہونے والے اس جرم میں ہر وہ شخص شریک ہے جسے ریاست کے اختیارات اور وسائل کا امین بنایا گیا۔ تعلیم کو منافع بخش کاروبار بنانے والے حکمران قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟

قائدِ تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تعلیم سب کے لیے کا ویژن دیا اور پھر اس قوم کے کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کے لیے ملک بھر میں منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے تحت 600 سے زائد ماڈل سکول قائم کیے، جہاں ایک لاکھ سے زائد بچے زیر تعلیم ہیں۔ قائد تحریک منہاج القرآن نے عالمی معیار کے کالجز اور یونیورسٹیاں بنائیں جہاں ہزاروں کی تعداد میں قوم کے بیٹے اور بیٹیاں تعلیم و تربیت حاصل کر رہی ہیں۔ پاکستان کے طالب علم دنیا کے بہترین دل اور دماغ رکھنے والے نوجوان ہیں، ہمیں ان کی صلاحیتوں پر اعتماد اور انحصار کرنا ہوگا۔

☆ قائد تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے 25 ویں یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ قومی طلبہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کامیاب طلبہ کنونشن کے انعقاد پر مبارک باد دیتا ہوں۔ میں طلبہ کے ہاتھوں میں صرف قلم دیکھنا چاہتا ہوں، وہ اپنے دل و دماغ کی ویران زمین کو علم کے نور سے سیراب کریں اور زمانہ طالب علمی کا ہر لمحہ حصولِ علم پر صرف کریں۔ پڑھا لکھا نوجوان ملک کا محفوظ مستقبل ہے، ناخواندگی عذاب، کڑی آزمائش اور سزا ہے۔ طلبہ و طالبات کے اخلاق اور تعلیم و تربیت کی حفاظت کرنا والدین، اساتذہ اور ریاست کی ذمہ داری ہے۔ ایم ایس ایم کے طلباء نے شرح خواندگی میں اضافہ کے لئے تعلیمی بجٹ بڑھانے کا جو مطالبہ کیا ہے وہ جائز اور ناگزیر ہے اور ترقی کا واحد راستہ بھی تعلیم کا فروغ ہے۔ حکمران تعلیم پر جو خرچ کرینگے اس کے ثمرات ملیں گے اور یہ ثمرات نسل در نسل حاصل ہونگے۔ منہاج القرآن نے فروغِ علم پر توجہ مرکوز کی اور لاکھوں بچوں اور بچیوں پر اعلیٰ تعلیم کے دروازے کھولے۔ انسان اور کردار سازی پر کی جانے والی انویسٹمنٹ کرۂ ارض کی بہترین سرمایہ کاری ہے۔ ریاستی وسائل علوم کے فروغ پر صرف کیے جائیں۔

☆ آخر میں قائد طلبہ نے قائدین تحریک منہاج القرآن، سابقین ایم ایس ایم، دیگر طلبہ تنظیموں کے سربراہان، مہمانان گرامی اور تمام معزز شرکاء کا قومی طلبہ کنونشن میں تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا اور سالار طلبہ مرکزی سیکرٹری جنرل ایم ایس ایم چوہدری ضلع انقلابی کو کامیاب کنونشن پر مین آف دی میچ کا ٹائیٹل دیا۔ ❁❁

www.Minhaj.info

الشہادۃ الثانویہ کے پہلے بیج کی تکمیل اور کانووکیشن کا انعقاد

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ڈنمارک میں 4 فکری، روحانی مراکز قائم ہیں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بذریعہ ویڈیو لنک خصوصی شرکت اور اظہار خیال

رپورٹ: سجاد احمد ساھی (انفارمیشن سیکرٹری منہاج ایجوکیشن بورڈ ڈنمارک)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے علمی، فکری اور روحانی فیوضات کے فروغ کے لیے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ڈنمارک میں چار مراکز قائم ہیں جہاں تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی خدمات کے ساتھ ساتھ نوجوان نسل کی دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ نظامتِ تعلیمات منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک اِن چاروں مراکز پر مسلم کمیونٹی اور نوجوان نسل کی دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت کے لئے ایک منظّم جدوجہد میں مصروف عمل ہے۔ اس نظامت کے جملہ امور کو سرانجام دینے کے لیے 9 ممبران پر مشتمل منہاج ایجوکیشن بورڈ (MEB) قائم کیا گیا ہے جس کے ڈائریکٹر کی ذمہ داری علامہ مفتی ارشاد حسین سعیدی کے پاس ہے جبکہ محمد بلال اپل بورڈ کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ بورڈ کے تحت ایک جامع ایجوکیشن پالیسی وضع کی گئی ہے، جس کی روشنی میں تعلیمی و تربیتی نظام تشکیل دیا گیا ہے۔

نظامتِ تعلیمات (MQI ڈنمارک) کے زیر اہتمام درج ذیل شعبہ جات مصروفِ عمل ہیں:

ا۔ شعبہ درس نظامی

اس شعبہ میں جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور کے مجوزہ نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ شعبہ منہاج القرآن ڈنمارک کے ہیڈ کوارٹر، نارتھ ویسٹ سنٹر پر قائم ہے۔ اس شعبہ میں الشہادہ الثانویہ اور الشہادۃ العالیہ میں کل 30 طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔

☆ الحمد للہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی دنیا بھر کی تنظیمات میں ڈنمارک کو یہ اولین اعزاز حاصل ہوا ہے کہ اس شعبہ کے پہلے بیج کے 14 طلبہ و طالبات نے تین سال کی محنت سے الشہادۃ الثانویہ کی ڈگری حاصل کر لی ہے اور اپنا تعلیمی سفر جاری رکھتے ہوئے الشہادۃ العالیہ کے پہلے دو سمسٹرز کا امتحان بھی دے چکے ہیں جبکہ 16 طلبہ و طالبات کے ساتھ الشہادۃ الثانویہ کے دوسرے بیج کا بھی آغاز کر دیا گیا ہے۔

۲۔ شعبہ حفظ و ناظرہ

اس شعبہ میں حفظ قرآن اور ناظرہ تعلیم کا مقدس فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ MQI ڈنمارک کے چاروں مراکز پر شعبہ حفظ میں 46 جبکہ شعبہ ناظرہ میں 350 طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ عمدہ ادائیگی، حسنِ تلفظ، تجوید و قرأت اور خوبصورت لب و لہجہ کے ساتھ ماہر قراء حضرات اس شعبہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

۳۔ شعبہ اُردو و اسلامک ایجوکیشن

اس شعبہ میں منہاج القرآن کے چار مراکز پر 400 سے زائد طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ یہ شعبہ بچوں کو بنیادی دینی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ اُردو زبان کی بنیادی تعلیم دینے میں مصروف عمل ہے تاکہ انہیں اُردو لکھنے، پڑھنے اور بولنے کی مہارت حاصل ہو سکے اور وہ اُردو زبان میں موجود دینی لٹریچر سے بھی استفادہ کر سکیں اور اپنے کلچر کے ساتھ بھی وابستہ رہ سکیں۔ یورپ کے مخصوص حالات اور تقاضوں کو مدنظر رکھتے

www.Minhaj.info

ہوئے منہاج یورپین کونسل نے لیول نرسری سے لیول 7 تک ایک جامع اور مربوط نصاب ترتیب دیا ہے۔

۴۔ شعبہ شارٹ کورسز اور ڈپلومہ ایجوکیشن

اس شعبہ کے زیر اہتمام مسلم کمیونٹی کے مرد حضرات و خواتین کے لئے وقتاً فوقتاً عقائد، سیرت و تصوف، حدیث، تفسیر، فقہی احکام اور تجوید و قرأت کے مختصر دورانیہ کے مختلف کورسز اور ڈپلومہ جات کروائے جاتے ہیں۔

کانووکیشن کا انعقاد

الشہادۃ الثانویہ کے پہلے بیچ کی تکمیل کے پرمسرت موقع پر نظامتِ تعلیمات منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک کی طرف سے طلبہ و طالبات کو اسناد و انعامات سے نوازنے کے لئے عظیم الشان کانووکیشن کا انعقاد کیا گیا، جس میں MQI ڈنمارک کے قائدین، رفقاء، کارکنان، اساتذہ کرام، والدین اور کمیونٹی کے افراد نے شرکت کی۔ اس کانووکیشن میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بذریعہ ویڈیو لنک ’’علم کی اہمیت‘‘ کے موضوع پر خصوصی خطاب فرمایا اور کامیاب ہونے والے طلبہ و طالبات اور اساتذہ کرام کو خصوصی مبارکباد دی۔ اس موقع پر شیخ الاسلام نے منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک اور منہاج ایجوکیشن بورڈ کے تمام ذمہ داران بالخصوص مفتی ارشاد حسین سعیدی، شیخ محمد اشفاق، ڈاکٹر عرفان ظہور احمد، حافظ سجاد احمد، رضوان احمد چوہدری، محمد بلال اپل، علامہ محمد ادریس الازہری، شاہنواز اپل اور سجاد احمد ساہی کو مبارک باد اور دعاؤں سے نوازا۔

اس تقریب میں تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت قاری اللہ بخش نقشبندی (ڈنمارک) اور ظہیر عباس بلالی (پاکستان) نے حاصل کی۔ نقابت کے فرائض درس نظامی کے سٹوڈنٹس محمد حمزہ یوسف اور خدیجہ سجاد نے سرانجام دیے۔ منہاج ایجوکیشن بورڈ کے جنرل سیکرٹری محمد بلال اپل نے استقبالیہ کلمات پیش کیے جبکہ امیر تحریک شیخ محمد اشفاق نے کلمات تشکر ادا کیے۔

تقریب میں درس نظامی کے طلبہ وطالبات کے علاوہ شعبہ حفظ و ناظرہ اور اردو و اسلامک ایجوکیشن کے طلبہ و طالبات میں بھی اسناد اور انعامات تقسیم کیے گئے۔ تقریب سے علامہ مفتی ارشاد حسین سعیدی نے خطاب کرتے ہوئے نوجوان نسل کی دینی تعلیم و تربیت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

تقریب میں MQI سویڈن کے صدر محمود شاہ، ڈائریکٹر منہاج القرآن سنٹر ویلبی علامہ محمد اعجاز ملک، ڈائریکٹر منہاج القرآن سنٹر آما علامہ اشتیاق الازہری، علامہ عتیق احمد ہزاروی اور علامہ نفیس احمد نے خصوصی شرکت کی۔

❁❁❁❁❁

قائد ڈے نمبر فروری 2020ء

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 69 ویں سالگرہ کے موقع پر حسبِ روایت امسال بھی ماہنامہ منہاج القرآن قائد ڈے نمبر شائع کرنے کا اعزاز حاصل کررہا ہے۔ یہ شمارہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قومی و بین الاقوامی سطح پر امن ومحبت کے فروغ اور بیداریٔ شعور کیلئے کی جانے والی ہمہ جہتی خدمات پر مشتمل ہوگا۔

اس سلسلے میں آپ بھی ماہنامہ منہاج القرآن کو اپنی خصوصی معیاری تحریریں بھجواسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں قائد ڈے کے موقع پر آپ کی طرف سے **مبارکبادی پیغامات** کی صورت میں اشتہارات کی بکنگ بھی جاری ہے۔

آپ اپنی تحریر، مضامین اور اشتہارات سے متعلقہ اشاعتی مواد مورخہ یکم جنوری 2020ء تک ماہنامہ منہاج القرآن 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور ارسال کرسکتے ہیں۔

فون: 042-111-140-140 Ext-128، mqmujallah@gmail.com

چیئرمین سپریم کونسل MQI ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورہ ہالینڈ اور فرانس

سہیل احمد رضا (ڈائریکٹر انٹرفیتھ ریلشنز MQI) کنگ عبدالعزیز سنٹر فار نیشنل ڈائیلاگ ریاض کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ بن محمد الفوزان کو شیخ الاسلام کا دہشت گردی کے خلاف فتویٰ کا عربی نسخہ بھی پیش کرتے ہوئے

منہاج یوتھ لیگ کے زیراہتمام
"ہے زندگی کتاب دوستی"
سیمینار کا انعقاد

A Blend Of Islamic Studies & Modern Sciences

MINHAJ COLLEGE FOR WOMEN

MINHAJ UNIVERSITY LAHORE

ADMISSIONS OPEN SPRING 2020

Hostel Facility Available

PROGRAMMES

B.S Islamic Studies — 4 Years Program

B.S English — 4 Years Program

B.S Education — 4 Years Program

M.Phil Islamic Studies — 2 years Program

Shariah Degrees

- Ash-Shadat-ul-Thanawiyyah — 2 Years Program
- Ash-Shadat-ul-Aaliyyah — 3 Years Program
- Ash-Shadat-ul-Aalamiyyah — 2 Years Program

Commencement of Classes
B.S Program: 23-01-2020
M.Phil Program: 28-03-2020

Near Hamdard Chowk, Civic center, Township, Lahore
Website : www.minhaj.edu.pk/mcw
E-mail: mcw@minhaj.edu.pk & unimcw@gmail.com
Phone# 042-35116784-5, 042-35111013, 03004160881

Monthly MINHAJ-UL-QURAN LAHORE JAN-2020 Regd CPL No.41

منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک کا اعزاز

الشہادۃ الثانویہ کی تکمیل اور ڈگری کے حصول پر منہاج سکول آف اسلامک سائنسز ڈنمارک کے 14 طلبہ وطالبات، ان کے خوش نصیب والدین اور اساتذہ کرام کو **مبارکباد** پیش کرتے ہیں۔

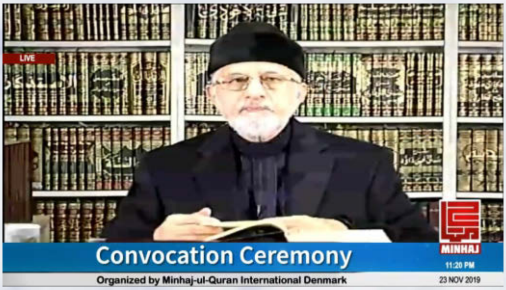

ہم اللہ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں کہ حضور ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق اور **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کی علمی و روحانی سرپرستی سے MQI ڈنمارک کو منہاج القرآن کی دنیا بھر کی تنظیمات میں سے یہ اولین اعزاز حاصل ہوا۔

اس عظیم الشان کامیابی پر ہم

چیئرمین سپریم کونسل MQI **ڈاکٹر حسن محی الدین قادری**، صدر MQI **ڈاکٹر حسین محی الدین قادری**

کی خصوصی شفقت و عملی راہنمائی، پرنسپل جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی اور جامعہ کی پوری ٹیم کے مثالی تعاون پر شکر گزار ہیں۔

ہمارے لئے یہ امر جہاں باعثِ رحمت و سعادت ہے، وہاں آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کیلئے بہت امید افزا بھی ہے۔ (تفصیلات اندرونی صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

منجانب: **نظامتِ تعلیمات منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک**